

100 دینی مسائل

فتاویٰ صدیقیہ

کتبہ
تیمور احمد صدیقی

نظرِ ثانی
مفتی انس رضا قادری دامت برکاتہم

منجانب

فقہی مسائل گروپ

عقائد

اعلٰحضرت علیہ الرحمہ کا ایک شعر

سوال: اس شعر کی وضاحت فرمادیں۔ کثرتِ بعد قلت پر اکثر درود　عزتِ بعد ذلت پر لاکھوں سلام

User Id : Ghufran Sherazi

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

یہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کا شعر ہے۔ کثرت کا معنی ہے زیادہ، قلت کا معنی ہے کم ہونا، بُعد کا معنی ہے دور ہونا اور ذلت کا معنی ہے کمزور ہونا۔ اس شعر کا معنی یہ ہوگا کہ مسلمان پہلے قلیل تھے پھر کثیر ہوئے، اور انھیں وہ عزت عطا ہوئی جو ذلت سے کوسوں دور ہے یہ سب حضور ﷺ کی بدولت تھا، آپ ﷺ لاکھوں درود و سلام کے مستحق ہیں۔ نیز اگر یہاں بُعد کو بَعد بھی پڑھا جائے تو معنی میں خرابی نہیں کہ اس سے مراد ہوگا مسلمانوں کی وہ عزت جو انھیں اسلام کی بدولت عطا ہوئی۔

قران پاک میں ہے: لهم درجت عند ربهم ومغفرة ورزق كريم۔ ترجمہ: ان کے لئے انکے رب کے پاس درجات اور مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔ (القران، انفال: 4) قران پاک میں ہے: ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة۔ ترجمہ: اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سر و سامان تھے۔ (القران، ال عمران: 123)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

22 محرم الحرام 1445ھ / 10 اگست 2023ء



الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN-O FIQH ACADEMY -FIQH ACADEMY
آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

لکھے موسی پڑھے خدا

سوال: اکثر جب انتہائی برے لکھائی میں لکھا ہو تو کہاوت بولی جاتی ہے، لکھے موسی پڑھے خدا۔ کیا یہ نبی کی توہین نہیں؟

User Id : Mohsin Rauf

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس کہاوت کی تاریخ کے بارے میں دو اقوال آئے ہیں۔

1) حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کلیم اللہ تھے اور رب سے راز و نیاز کی باتیں فرمانے والے تھے لہذا آپ علیہ الصلوۃ والسلام اگر کوئی راز کی بات لکھیں تو اسے خدا ہی سمجھ سکتا ہے۔ پھر یہ کہاوت بن گئی اور اسکا اطلاق تو اس تحریر پر ہونا چاہیئے تھا جسے سمجھنا دشوار ہو لیکن بدخط پر ہونے لگا حالانکہ یہ معنی دوسرے قول کی صورت میں تھا۔

2) یہ کہاوت اصل میں یوں تھی کہ "لکھے موسا پڑھے خود آ" جسکا معنی ہے: اگر کوئی بال جیسا باریک لکھے تو خود ہی آکر پڑھے۔ اسکا استعمال بدخط پر ہوتا تھا۔ لیکن عوام نے اسکو سن کر کچھ سمجھا اور اسکا رسم الخط ہی تبدیل ہو گیا جسکے باعث معنی بھی بگڑ گیا۔ ہمارے عرف میں اسکا رسم الخط پہلا اور معنی دوسرے کا لیا جاتا ہے، جب عوام میں یہ غلط رائج ہے اور وہ تشویش کا شکار ہوتے ہیں تو ایسوں کے سامنے استعمال نہ کیا جائے۔ فرہنگِ آصفیہ میں ہے: 1) ایسا باریک یا بد خط لکھنا جسے اپنے سوا دوسرا نہ پڑھ سکے 2) موسی علیہ السلام پیغمبر کا لکھا خدا کے سوا جو اسکا ہمراز تھا دوسرا نہیں پڑھ سکتا۔۔۔ اول معنی میں موسا یعنی بال کی مانند اور خود آ یعنی آپ آکر سمجھنا چاہیئے۔ (فرہنگ آصفیہ از احمد دہلوی، ص 197، اشاعت 1908)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

23 محرم الحرام 1445ھ/08 اگست 2023ء



6 ماہ کا طلوع و غروب

سوال: حضور: ابھی ایک ویڈیو دیکھتے ہوئے سوال ذہن میں آیا کہ کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں کچھ عرصہ تک سورج غروب و طلوع نہیں ہوتا۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ سورج حرکت کرتا ہے پھر وہاں ایسا کیسے ہے؟ User Id: محمد عدنان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سورج روز مشرق سے مغرب جاکر اگلے دن دوبارہ طلوع ہوتا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ وہ پورے سال میں شمالا جنوبا مختلف جگہوں سے طلوع و غروب ہوتا ہے جسکے باعث شمال اور جنوب میں قطبین کے مقام پر طویل طلوع و غروب ہوتا ہے حتی کہ آخری حصوں میں طلوع و غروب چھ ماہ، نو دن کم یا زائد کا ہو جاتا ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ زمین قطبین سے چپٹی ہوئی ہے۔ قران پاک میں ہے: فَلَآ أُقۡسِمُ بِرَبِّ ٱلۡمَشَٰرِقِ وَٱلۡمَغَٰرِبِ ترجمہ: تو مجھے تمام مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم۔ (القران، سورہ معارج، آیت: 40) تفسیر ابن کثیر میں ہے: وذلك باختلاف مطالع الشمس وتنقلها في كل يوم ترجمہ: یہ اس وجہ سے کہ سورج کے طلوع ہونے کی جگہیں مختلف ہیں ہر روز منتقل ہو جاتا ہے۔ (القران، سورہ رحمن، آیت: 17) فتاوی رضویہ میں ہے: وہاں جبکہ چھ چھ مہینے دن رات ہیں بلکہ قطب شمالی میں چھ مہینے نو دن کا دن اور نو دن سے کم چھ مہینے کی رات، اور قطب جنوبی میں بالعکس، اس لیے کہ اوج آفتابی شمالی اور حضیض جنوبی ہے اور اس کی رفتار اوج میں سست اور حضیض میں تیز ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج 11، ص 223، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

19 محرم الحرام 1445ھ/ 06 اگست 2023ء



طہارت

کتنی نجاست سے پانی ناپاک ہو

سوال: صاف پانی میں کتنی نجاست غلیظہ ملے تو وہ پورا پانی نجاست غلیظہ کے حکم میں ہو گا؟

User Id : Muhammad Asif Razawi

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پانی میں نجاستِ غلیظہ یا خفیفہ کا ایک بھی قطرہ گر گیا تو سارا پانی ناپاک ہو گیا ہاں اگر پانی جاری ہو یا متصل پانی کی لمبائی چوڑائی سو ہاتھ ہو تو جب تک اسکے رنگ یا بو یا ذائقے میں فرق نہ آئے نجاست کا حکم نہیں۔ بہار شریعت میں ہے: اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ، کل ناپاک ہو جائے گی اگرچہ ایک قطرہ گرے جب تک وہ پتلی چیز حدِ کثرت پر یعنی دَہ در دَہ نہ ہو۔ (طہارت کا بیان، ج1، ح2، ص393، مکتبۃ المدینہ) مزید ہے: بہتا پانی کہ اس میں تنکا ڈال دیں تو بہالے جائے پاک اور پاک کرنے والا ہے، نَجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہو گا جب تک وہ نجس اس کے رنگ یا بو یا مزے کو نہ بدل دے۔۔۔ 10 ہاتھ لنبا، 10 ہاتھ چوڑا جو حوض ہو اسے دَہ در دَہ اور بڑا حوض کہتے ہیں۔ یوہیں بیس 20 ہاتھ لنبا، 5 ہاتھ چوڑا۔۔۔ غرض کل لنبائی چوڑائی 100 ہاتھ ہو اور اگر گول ہو تو اس کی گولائی تقریباً 35.5 ہاتھ ہو۔۔۔ دَہ در دَہ حوض میں صرف اتنا دَل درکار ہے کہ اتنی مساحت میں زمین کہیں سے کھلی نہ ہو۔۔۔ ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے۔ (ص333،334)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

11 ذی قعدۃ المکرمہ 1444ھ/31 مئی 2023ء





الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

ہمبستری کے بعد کپڑے پاک ہیں

سوال: ہمبستری کے دوران جو کپڑے پہنے تھے ان پہ نجاست نہ لگی ہو تو غسل کے بعد وہی پہن سکتے ہیں؟

User Id :M un

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کپڑے ناپاک جب ہوتے ہیں جب ان پر کوئی نجاست حقیقیہ لگے۔ بلکہ وہ بھی کپڑے کے جس حصے پر لگی صرف وہ ہی ناپاک ہے، پورا کپڑا ناپاک قرار نہیں دیا جائے گا۔ تو اگر اس حصے کو بھی پاک کر لیا جائے تو اسے بھی پہن سکتے ہیں چہ جائیکہ جب اصلا نجاست موجود ہی نہ ہو۔

نجاست غلیظہ کے بارے میں تنویر الابصار کی شرح در مختار میں ہے: ﴿وعفا﴾ الشارع ﴿عن قدر درھم﴾ وإن کرہ تحریما، وفوقہ مبطل فیجب غسلہ، وما دونہ تنزیھا فیسن وفوقہ مبطل فیفرض ترجمہ: شارع نے درہم کی مقدار نجاست معاف کی اگرچہ اس سے نماز مکروہ تحریمی ہے اور اتنے کو دھونا واجب ہے اور اس سے کم ہو تو مکروہ تنزیہی اور پاک کرنا سنت اور درہم سے زیادہ ہو تو نماز باطل اور پاک کرنا فرض۔ (1/316، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

16 جمادی الاولی 1444ھ/11 دسمبر 2022ء



فقہی گروپ کے مختصر جوابات

نوٹ: تفصیلی فتوی کے لیے دارالافتاء اہل سنت سے رابطہ کریں۔

بغیر نیت غسل کرنا

سوال: ایک شخص پر غسل فرض تھا لیکن اسے یاد نہیں رہا وہ نہا کر واپس آگیا اب یاد آیا تو کیا غسل ہو گیا؟

User Id : Muhammad Saeed Raza

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

غسل میں نیت کرنا شرط و رکن نہیں بغیر نیت بھی کلی کرنے، ناک میں پانی چڑھانے اور پورے بدن پر پانی پھیر لینے سے غسل کا فرض ادا ہو جائے گا۔ بدائع میں ہے: (وأما) ركنه فهو إسالة الماء على جميع ما يمكن إسالته عليه من البدن من غير حرج مرة واحدة ۔۔۔ ولهذا وجبت المضمضة، والاستنشاق في الغسل، لأن إيصال الماء إلى داخل الفم، والأنف ممكن بلا حرج۔ ترجمہ: غسل کا فرض یہ ہے کہ بدن کے جس جس حصے پر بغیر حرج پانی بہنا ممکن ہے ایک دفعہ بہہ جائے۔ کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا اسی لئے لازم ہے کہ منہ میں پانی ڈالنا اور ناک میں چڑھانا بغیر حرج کے ممکن ہے۔ (بدائع صنائع، کتاب الطھارۃ، فصل فی الغسل، جلد 1، ص 34، دار الکتب العلمیہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: غسل میں نیت سنت ہے، اگر نہ کی غسل جب بھی ہو جائے گا اور اس کی نیت یہ ہے کہ ناپاکی دور ہو جانے اور نماز جائز ہو جانے کی نیت کرتا ہوں۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الطھارۃ، جلد 4 ص 124، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

10 شوال المکرم 1444ھ / 30 اپریل 2023ء



غسل کرتے ہوئے وضو ٹوٹ گیا

سوال: غسل کا تیسرا فرض ادا کرتے ہوئے وضو ٹوٹ گیا تو کیا دوبارہ غسل کرنا ہو گا ؟

User Id : Anonymous Participant

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

غسل کرتے ہوئے اگر وضو ٹوٹنے والی کوئی چیز پائی جائے تو غسل تو نئے سرے سے نہیں کرنا ہو گا کہ غسل فرض ہونے کے اپنے اسباب ہیں۔ہاں اب تک جن اعضاءِ وضو پر پانی بہایا تھا وہ وضو کے اعتبار سے بے دھلے ہو گئے مثلا کلی کر چکے تھے یا چہرہ پر پانی بہہ چکا تھا تو اب نماز کے لئے مکمل وضو دوبارہ ہی کرنا ہو گا یہی حکم وضو کے دوران کسی وضو ٹوٹنے والی چیز کے پائے جانے کا ہے۔بہار شریعت میں ہے: درمیانِ وُضو میں اگر رِیح خارِج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وُضو جاتا ہے تو نئے سرے سے پھر وُضو کرے وہ پہلے دُھلے ہوئے بے دُھلے ہو گئے۔(بہار شریعت، کتاب الطہارت، وضو کا بیان، ج1، ح2، ص310، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

06ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/26 مئی 2023ء



احتلام کے وقت کنڑول کر لینا

سوال: عرض ہے کہ جب آدمی کو احتلام ہو اور یہ فورا جاگ جائے اور کنڑول کر لے تھوڑی دیر بعد ایک قطرہ نکلے تو غسل واجب ہو گا یا نہیں؟

User Id :M. Jamshaid

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر تو مادہ منویہ اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو چکا تھا اور کسی بھی طریقے سے اسے اس وقت نکلنے نہ دیا اور بعد میں یہ باہر آیا اگرچہ اس وقت شہوت نہ تھی غسل فرض ہو جائے گا۔

بہار شریعت میں ہے: اگر اپنے ظرف سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی مگر اس شخص نے اپنے آلہ کو زور سے پکڑ لیا کہ باہر نہ ہو سکی، پھر جب شہوت جاتی رہی چھوڑ دیا اب مَنی باہر ہوئی تو اگرچہ باہر نکلنا شہوت سے نہ ہوا مگر چونکہ اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی لہٰذا غسل واجب ہوا اسی پر عمل ہے۔(بہار شریعت، غسل کا بیان، حصہ 2، ص324، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ
تیمور احمد صدیقی
09رجب المرجب1444ھ/31جنوری2023ء



الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

خواب یاد ہو اور کپڑوں پر تھوڑا سا نشان ہو

سوال: عرض یہ ہے کہ رات کو بہت گندہ خواب دیکھا لیکن جب آنکھ کھلی تو کپڑوں پر تھوڑی سی ایک درہم سے کم مذی لگی ہوئی تھی تو کیا غسل فرض ہوگا اور اس جگہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ User Id : I'll Try

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر خواب میں احتلام ہونا یاد ہو اور داغ تھوڑا سا ہی ہو اور اسکے مذی ہونے کا شک ہو تو بھی غسل واجب ہے۔ نیز درہم سے کم نجاست کیوجہ سے کپڑے کے اس حصے کو دھونا اگرچہ فرض وواجب نہیں لیکن سنت ہے۔ بہار شریعت میں ہے: اِحتِلام یعنی سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے مَنی یا مذی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غسل واجب ہے اگرچہ خواب یاد نہ ہو اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ مَنی ہے نہ مذی بلکہ پسینہ یا پیشاب یا وَدی یا کچھ اور ہے تو اگرچہ اِحتِلام یاد ہو اور لذّتِ اِنزال خیال میں ہو غسل واجب نہیں اور اگر مَنی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب میں اِحتِلام ہونا یاد نہیں تو غسل نہیں ورنہ ہے۔(بہار شریعت، غسل کا بیان، غسل کن چیزوں سے فرض، جلد1، حصہ2، ص321، مکتبۃ المدینہ) در مختار میں ہے: ﴿وعفا﴾ الشارع ﴿عن قدر درهم﴾ وإن كره تحريما، فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن ترجمہ: مقدارِ درہم کو شارع نے معاف کیا لیکن نماز اس میں بھی مکروہ تحریمی تو دھونا ضروری ہے ہاں اس سے بھی کم ہو تو مکروہ تنزیہی ہے اور پاک کرنا سنت۔(در مع شامی، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، 1/316، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

03 شعبان المعظم 1444ھ/25 فروری 2023ء



الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN-O FIQH ACADEMY
آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

ماہواری کی عادت کا بدلنا

سوال: جس عورت کے ایام کبھی دس دن، کبھی پانچ دن، کبھی تین دن، کبھی آٹھ دن رہتے ہوں تو وہ انھیں کتنے دن شمار کرے گی؟

User Id : Ghulam Nabi

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کے ایام مخصوصہ کی عادت کے حوالے سے اصول یہ ہے کہ پچھلی مرتبہ جتنے دن خون آیا تھا وہ عادت شمار ہوگی، ہاں اگر اب کی بار اس سے کم دن میں خون بند ہوگیا تو پاک ہوکر نماز وغیرہ ادا کرے گی۔ اور اگر پچھلے ماہ سے زیادہ آیا لیکن دس دن سے کم آیا تو یہ سب حیض شمار ہوگا اور اگر دس دن سے زیادہ آیا تو جتنے دن پچھلے ماہ تھا وہی حیض کے شمار ہونگے بقیہ استحاضۃ کے لہذا ان دنوں کی نمازیں اس پر فرض ہیں۔ ہندیہ میں ہے: أقل الحیض ثلاثۃ أیام وثلاث لیال۔۔۔ وأکثرہ عشرۃ أیام ولیالیھا۔۔۔ فإن لم یجاوز العشرۃ فالطھر والدم کلاھما حیض۔۔۔ وإن جاوز العشرۃ ففی المبتدأۃ حیضھا عشرۃ أیام وفی المعتادۃ معروفتھا فی الحیض حیض ترجمہ: حیض کی کم از کم مدت تین دن رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن رات ہے۔ اگر خون دس دن سے متجاوز نہ ہوا تو ان ایام میں خون آنے نہ آنے کے تمام ہی دن حیض کے شمار ہونگے۔ ہاں اگر دس دن کے بعد بھی خون جاری رہا تو پہلی بار والی کے دس ایام اور عادت والی کے عادت کے موافق ایام حیض کے ہونگے۔ (ہندیہ، کتاب الطہارت، باب الدماء، فصل فی الحیض، ج 1، ص 37، دار الفکر بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

06 ذی قعدۃ المکرمۃ 1444ھ / 26 مئی 2023ء





الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

عورت کے پاک ہونے کے بعد جماع

سوال: حیض والی عورت جب کہ اس کا حیض (Bleeding) آنا بند ہو جائے تو غسل کرنے سے پہلے ایسی عورت سے ہمبستری کر سکتے ہیں؟

User Id :Ayaz Mehmood

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ایام مخصوصہ کے بعد اگر خون عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے رک گیا تو عورت غسل کرکے نماز تو شروع کردے گی لیکن عادت کے دن پورے ہونے تک اس سے جماع جائز نہیں۔اور اگر عادت کے دن ختم ہوا تو خون رکنے کے بعد اس سے جماع جب ہو سکتا ہے کہ غسل کر لے یا ایک ایسی نماز کا وقت گزر جائے جس میں پاک ہو کر نماز شروع کرنے کے لئے تکبیر کہہ سکے۔اور اگر پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی جماع جائز ہے لیکن بہتر غسل کر لینے کے بعد ہی ہے۔

بہار شریعت میں ہے: پورے دس 10 دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع جائز ہے، اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے۔دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو تاوقتیکہ غسل نہ کرلے یا وہ وقتِ نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے جماع جائز نہیں اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گزر جائے یا غسل کرلے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غسل کرلے جِماع ناجائز ہے تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہولیں۔(بہار شریعت، حیض ونفاس، 1/386، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

18 جمادی الاولی 1444ھ/13 دسمبر 2022ء



فقہی گروپ کے مختصر جوابات

نوٹ: تفصیلی فتویٰ کے لیے دارالافتاء اہل سنت سے رابطہ کریں۔

معذور شرعی کا تہجد کا وضو اور فجر

سوال: معذور شرعی نے تہجد میں وضو کر کے نوافل پڑھے تو اسی وضو سے فجر کی نماز پڑھنا جائز ہے؟ User Id : Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

معذور شرعی نے تہجد کے وقت وضو کیا تو فجر کا وقت ہوتے ہی اسکا وضو ٹوٹ گیا فجر اس وضو سے نہیں پڑھ سکتا۔ہاں اگر اب معذور شرعی نہ رہا تو اسکی نماز فجر درست ہو گئی۔یاد رہے عذر کے علاوہ وضو ٹوٹنے والی کوئی دوسری چیز پائی جائے تو فورا وضو ٹوٹ جائے گا۔ بہار شریعت میں ہے: فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وُضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وُضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وُضو جاتا رہا۔۔۔وُضو کرتے وقت وہ چیز نہیں پائی گئی جس کے سبب معذور ہے اور وُضو کے بعد بھی نہ پائی گئی یہاں تک کہ باقی پورا وقت نماز کا خالی گیا تو وقت کے جانے سے وُضو نہیں ٹوٹا۔یوہیں اگر وُضو سے پیشتر پائی گئی مگر نہ وُضو کے بعد باقی وقت میں پائی گئی نہ اس کے بعد دوسرے وقت میں تو وقت جانے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔اور اگر اس وقت میں وُضو سے پیشتر وہ چیز پائی گئی اور وُضو کے بعد بھی وقت میں پائی گئی یا وُضو کے اندر پائی گئی اور وُضو کے بعد اس وقت میں نہ پائی گئی مگر بعد والے میں پائی گئی، تو وقت ختم ہونے پر وُضو جاتا رہے گا اگرچہ وہ حدث نہ پایا جائے۔ معذور کا وُضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے،ہاں اگر کوئی دوسری چیز وُضو توڑنے والی پائی گئی تو وُضو جاتا رہا۔(بہار شریعت، کتاب الصلوۃ،ج1ص389،مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

24ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/13جون 2023ء




نماز

فجر کی نماز کب پڑھیں

سوال: صبح کی نماز کب پڑھنی چاہیے کوئی حدیث ہو تو بتائیں۔

User Id : Anonymous Participant

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

خواتین کو فجر کی نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے جبکہ مردوں کو روشنی میں پڑھنے کی ترغیب آئی ہے لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ اتنا وقت باقی ہو کہ نماز میں چالیس سے ساٹھ آیات ترتیل سے پڑھیں، پھر نماز کے بعد کسی فساد کا علم ہوا تو طہارت کے بعد دوبارہ اتنی آیات کے ساتھ نماز پڑھ سکیں۔ لیکن جہاں جماعت میں اس مستحب وقت کا لحاظ نہ کیا جائے تو وہاں جماعت سے ہی نماز پڑھیں گے کہ یہ واجب ہے۔ حدیث پاک میں ہے: أسفروا بالفجر، فإنه أعظم للأجر ترجمہ: فجر کو اجالے میں پڑھو کہ اس میں بڑا اجر ہے۔ (ترمذی، ابواب الصلاۃ، اسفار بالفجر، جلد 1، ص 289، مصر) بہار شریعت میں ہے: فجر میں تاخیر مستحب ہے، یعنی اسفار میں (جب خوب اجالا ہو یعنی روشنی ہو جائے) شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے، کہ چالیس سے ساٹھ آیات تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کرکے ترتیل کے ساتھ چالیس سے ساٹھ آیت تک دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوع آفتاب کا شک ہو جائے۔۔۔ عورتوں کے لئے ہمیشہ فجر کی نماز غلس (یعنی اول وقت) میں مستحب ہے۔ (بہار شریعت، نماز کا بیان، جلد 1، ح 3، ص 455-456، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

01 ذی قعدۃ المکرمۃ 1444ھ / 21 مئی 2023ء



زوال کے وقت کا دورانیہ

سوال: زوال کے وقت کا دورانیہ کتنا ہوتا ہے؟

User Id : Abdul Kareem

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ظہر کے وقت سے پہلے کے مکروہ وقت کے لئے درست اصطلاح ضحوی کبری ہے زوال نہیں۔ دعوت اسلامی کی app times prayer میں ضحوی کبری کا کالم موجود ہوتا ہے یہاں سے مکروہ وقت کی ابتداء ہوتی ہے اور ظہر کا وقت شروع ہونے پر اسکی انتہاء ہوتی ہے۔ طلوع فجر اور غروب آفتاب کے نصف وقت سے اسکی ابتداء اور طلوع آفتاب اور غروبِ آفتاب کے نصف وقت سے اسکی انتہاء ہوتی ہے۔ اس وقت کے دورانیہ میں کوئی قاعدہ کلیہ نہیں، یہ فجر کے وقت کا نصف ہوگا۔ اس دن فجر کا وقت اگر ڈیڑھ گھنٹہ تھا تو یہ پونے گھنٹہ کا ہوگا، اگر فجر کا وقت چار گھنٹہ کا تھا تو یہ دو گھنٹہ کا ہوگا۔ شامی میں ہے: النهار الشرعی من طلوع الفجر إلى الغروب واعلم أن كل قطر نصف نهاره قبل زواله بنصف حصة فجره۔ ترجمہ: شرعی دن طلوع فجر سے غروب آفتاب تک ہے اور ہر حصہ زمین کا نصف دن زوالِ شمس سے پہلے اسکے وقتِ فجر کے نصف کے برابر ہوتا ہے۔ (شامی، کتاب الصوم، ج2، ص377، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

14ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/03جون 2023ء



ظہر کی نماز کا وقت

سوال: ظہر کی نماز وقت کا کب شروع ہوتا ہے؟

User Id : Anonymous Participant

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سورج روزانہ مشرق سے طلوع ہونے کے بعد جب اپنی انتہائی بلندی (Peak) کو پہنچتا ہے تو اب جانبِ مغرب ڈھلنا شروع ہو جاتا ہے اسے زوالِ شمس یا ظہر کا وقت کہتے ہیں۔ اسے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس دن کے طوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک کے وقت کا نصف کر لیا جائے۔ اصل میں یہ زوالِ سورج کا وقت ہے لوگ اس سے پہلے والے مکروہ وقت کو زوال کہتے ہیں جو غلط ہے مکروہ وقت کے لئے درست اصطلاح (terminology) ضحوی کبری ہے۔

شرح وقایہ میں ہے: وللظهر من زوالها۔ ترجمہ: وقتِ ظہر کی ابتدا زوالِ شمس سے ہوتی ہے۔ (شرح وقایہ، کتاب الصلاۃ، باب الاوقات، ج2، ص103)

فتاوی رضویہ میں ہے: زوال تو سُورج ڈھلنے کو کہتے ہیں یہ وقت وہ ہے کہ ممانعت کا وقت نکل گیا اور جواز کا آیا۔۔ تو وقت ممانعت کو زوال کہنا صریح مسامحت ہے۔ (کتاب الصلاۃ، باب الاوقات، ج5، ص127، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

14 ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/03 جون 2023ء



عشا کا وقت کب تک ہے

سوال: عشا کا وقت کب تک ہے؟

User Id : Dilawar Mian

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عشا کا وقت طلوع فجر تک ہے جسے صبح صادق بھی کہتے ہیں۔ چونکہ جماعت سے نماز اول وقت میں ہی ہوتی ہے اسی لئے اسی وقت نماز پڑھنا واجب ہے، ہاں اگر جماعت میسر نہ ہو تو منفرد کے لئے بلا کراہت طلوع فجر تک نماز موخر کرنا جائز ہے جب کہ سونے کی وجہ سے اسکے ضائع ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ علمانے تو وتر کو بھی ایسی صورت میں موخر نہ کرنے کا کہا ہے جسکا مستحب وقت ہی بعد تہجد ہے۔ کنز الدقائق میں ہے: والعشاء والوتر منه إلى الصبح۔ ترجمہ: عشا و وتر کا وقت شفقِ ابیض سے صبح صادق تک ہے۔ (بحر الرائق، کتاب الصلوۃ، ج 1، ص 259، دار الکتاب الاسلامی) مزید ہے: وقيد الطحاوي كراهة النوم قبلها بمن خشي عليه فوت وقتها أو فوت الجماعة فيها وإلا فلا۔ ترجمہ: امام طحاوی نے عشا سے پہلے سونے کو مکروہ اسکے لئے بیان کیا جسے اس کے قضا ہونے یا جماعت رہ جانے کا خوف ہو ورنہ نہیں۔ (261)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

16 ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/06 جون 2023ء



نماز میں ہاتھ باندھنا

سوال: نماز میں ہاتھ باندھنا فرض ہے یا سنت؟ User Id : Uzair Ahmad

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز میں ثنا، قراءت اور قنوت کے دوران ہاتھ باندھنا سنت ہے۔ در مختار میں نماز کی سنتوں کے باب میں ہے:

﴿وضع یمینہ علی یسارہ﴾ وکونہ ﴿تحت السرۃ﴾ للرجال لقول علی۔ رضی اللہ عنہ۔: «من السنۃ وضعھا تحت السرۃ» ولخوف اجتماع الدم رءوس الأصابع۔ ترجمہ: مردوں کے لئے سنت یہ ہے کہ قیام میں ناف کے نیچے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت ہاتھوں کو ناف سے نیچے رکھنا ہے۔ نیز اس خوف سے بھی کہ کہیں انگلیوں کے سروں پر خون نہ جمع ہو جائے۔ اسکے تحت شامی میں ہے: ﴿قولہ ولخوف إلخ﴾ بیان لحکمۃ عدم الإرسال۔ ترجمہ: یہ آخر میں ہاتھ نہ لٹکانے کی حکمت بیان ہوئی۔ (در مختار، کتاب الصلوٰۃ، واجبات الصلاۃ، جلد 1، ص 476، دار الفکر) بہار شریعت میں ہے: جس قیام میں ذکر مسنون ہو اس میں ہاتھ باندھنا سنت ہے تو ثنا اور دُعائے قنوت پڑھتے وقت اور جنازہ میں تکبیر تحریمہ کے بعد چوتھی تکبیر تک ہاتھ باندھے اور رکوع سے کھڑے ہونے اور تکبیرات عیدین میں ہاتھ نہ باندھے۔ (بہار شریعت، کتاب الصلوٰۃ، ج 1، ص 526، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

10 شوال المکرم 1444ھ/30 اپریل 2023ء



نماز میں آواز کتنی ہو

سوال: نماز میں اگر بلند آواز سے پڑھیں تو اور لوگ نماز کس طرح پڑھیں گے سب لوگ ہونٹ ہلا کر آہستہ ہی پڑھتے ہیں؟

User Id : Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

نماز یا اسکے علاوہ جہاں بھی کچھ پڑھنے یا کہنے کا اعتبار ہوگا تو اس سے مراد یہی ہے کہ کم از کم اتنی آواز ہو کہ رکاوٹ نہ ہو تو اپنے کان سن سکیں نہ یہ کہ صرف ہونٹ ہلائے جائیں۔ لہذا مقتدی کے لئے اذکار میں اور منفرد کے لئے قراءت میں بھی اتنی آواز ضروری ہے کہ شور وغل وغیرہ کوئی مانع نہ ہوتا تو اپنے کان سن لیتے۔ صرف اتنی آواز سے اوروں کی نمازوں میں خلل نہیں آتا۔ بہار شریعت میں ہے: قراءت۔۔۔ آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضرور ہے کہ خود سنے،۔۔۔ اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور وغل یا ثقل سماعت بھی نہیں، تو نماز نہ ہوئی۔۔۔ یوہیں جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے، اس سے یہی مقصد ہے۔ در مختار میں ہے:

﴿وجهر الإمام بالتكبير﴾ بقدر حاجته للإعلام بالدخول والانتقال. وكذا بالتسميع والسلام. وأما المؤتم والمنفرد فيسمع نفسه۔ ترجمہ: امام تو تکبیر تحریمہ اور انتقالات، تسمیع وسلام بقدر ضرورت اونچی آواز سے کہے گا لیکن منفرد اور مقتدی اتنی آواز سے کہ خود سن سکیں۔ (در مختار، کتاب الصلوۃ، واجبات الصلاۃ، جلد 1، ص 475، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

10 شوال المکرم 1444ھ/30 اپریل 2023ء



ظہر و مغرب کے سنت و نفل ایک سلام سے

سوال: ظہر و مغرب کے فرضوں کے بعد کی رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں؟

User Fazil Bhai
Id :

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ظہر کے فرضوں کے بعد چار رکعات اور مغرب کے فرضوں کے بعد چھ رکعات پڑھنا مستحب ہے اور ہر دو پر سلام پھیرنا دوسرا مستحب ہے لیکن اگر ایک سلام کے ساتھ یہ تمام رکعات پڑھ لیں تو سنت موکدہ اور نفل اور مغرب میں اوابین سب ادا ہو گئیں۔ در میں ہے: ﴿وست بعد المغرب﴾ ليكتب من الأوابين ﴿بتسليمة﴾ أو ثنتين أو ثلاث ۔۔۔وهل تحسب المؤكدة من المستحب ويؤدى الكل بتسليمة واحدة اختار الكمال: نعم ترجمہ: مغرب کے بعد چھ رکعات مستحب ہیں تاکہ اوابین میں شمار ہو ایک دو یا تین سلاموں سے اور کیا سنت موکدہ شمار ہو جائیں گی تو علامہ کمال نے فرمایا ہاں۔ (شامی، کتاب الصلوۃ، باب الوتر والنوافل، جلد2، ص13، دار الفکر لبنان) یہاں شامی میں ہے: المستحب فيه ثلاث تسليمات۔۔۔ ﴿قوله وهل تحسب المؤكدة﴾ أي في الأربع بعد الظهر وبعد العشاء والست بعد المغرب بحر.

ترجمہ: مغرب کے بعد چھ رکعات تین سلاموں سے مستحب ہے اور ظہر و عشا کے بعد چار اور مغرب کے بعد چھ رکعات ایک سلام کے ساتھ ادا کیں تو سنتِ موکدہ بھی شمار ہو جائیں گی۔ (جلد2، ص14، دار الفکر لبنان)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ
تیمور احمد صدیقی
27ذوالقعدہ1444ھ/16جولائی2023ء



اوابین بیٹھ کرپڑھنا

سوال: کیااوابین بیٹھ کرپڑھ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مغرب کے بعد پڑھی جانے والی صلوۃ اوابین نفلی نماز ہے اور نفلی نماز بیٹھ کر پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی بنسبت کم ثواب ملتا ہے۔

درمختار میں ہے: ﴿ویتنفل مع قدرتہ علی القیام قاعدا﴾۔۔۔ وفیہ أجر غیر النبی ۔صلی اللہ علیہ وسلم ۔علی النصف إلا بعذر۔ ترجمہ: کھڑے ہونے پر قدرت کے باوجود نفل نماز بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن حضور ﷺ کے علاوہ باقیوں کو بغیر عذر ایسا کرنے سے آدھا ثواب ملے گا۔اسکے تحت شامی میں ہے: أما النبی ﷺ فمن خصائصہ أن نافلتہ قاعدا مع القدرۃ علی القیام کنافلتہ قائما ۔ترجمہ: حضور ﷺ کے خصائص میں سے ہے کہ آپ ﷺ کو کھڑے ہونے کی قدرت کے باجود بیٹھ کر نوافل پڑھنے میں بھی کھڑے ہو کر پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

(درمختار مع شامی، کتاب الصلوۃ، باب الوتر والنوافل، جلد2، ص37، دارالفکر بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

10 شوال المکرم 1444ھ/30 اپریل 2023ء



عورت کا نماز میں اونچی آواز سے قراءت کرنا

سوال: اگر سری نماز میں قراءت جہر سے کی تو کیا نماز واجب الاعادہ ہوگی؟ کتنی آواز جہر کہلاتی ہے؟ اسلامی بہنوں کے متعلق پوچھا ہے۔

User Id : Ahmad Raza

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مرد یا عورت نے سری نماز (ظہر وعصر) میں فرض قراءت کی مقدار (کم از کم دو کلمات کے چھ حروف) بھول کر اتنی آواز سے قراءت کی کہ کوئی مانع نہ ہوتا تو پہلی صف ہونے کی صورت میں کم از کم تین لوگ سن لیتے تو سجدہ سہو واجب ہوگیا، نہ کیا یا قصداً جہری قراءت کی تو نماز واجب الاعادہ ہے۔ہاں سورہ فاتحہ بھول کر آدھی سے کم پڑھی تھی پھر سرا اعادہ کر لیا تو سجدہ سہو ساقط۔ بحر میں ہے: الإخفاء في صلاة المخافتة واجب على المصلي إماما كان أو منفردا ترجمہ: امام ومنفرد دونوں پر سری نماز میں سر واجب ہے۔(بحر الرائق، کتاب الصلوۃ، صفۃ الصلوۃ، الجہر والاسرار، 1/319، دار الکتاب الاسلامی) مزید ہے: الأصح قدر ما تجوز به الصلاة ترجمہ: اصح یہ ہے کہ اتنی قراءت جس سے نماز کا فرض ادا ہو جائے۔(سجود السھو، 2/104) شامی میں ہے: وفرض القراءة آية على المذهب۔۔۔ أقلها ستة أحرف۔۔۔ إلا إذا كان كلمة فالأصح عدم الصحة ترجمہ: فرض قراءت کی مقدار کم از کم چھ حروف ہے مگر اصح یہ ہے کہ ایک ہی کلمہ کافی نہیں۔(شامی، کتاب الصلوۃ، فی القراءۃ، 1/537، دار الفکر) بہار شریعت میں ہے: جہر کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صف اول میں ہیں سن سکیں۔۔۔ اس طرح پڑھنا کہ فقط دو ایک آدمی جو اس کے قریب ہوں سن سکیں، جہر نہیں۔(بہار شریعت، نماز کا بیان، قران مجید پڑھنے کا بیان، 1/544، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

06ذی قعدۃ المکرمۃ1444ھ/26مئی2023ء



وتر کی قضا

سوال: وتر کی نماز قضا ہو گئی طریقہ ارشاد فرمادیں۔

User Id : Anonymous Participant

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

وتر کی نماز قضا ہو گئی تو اسکی قضا کا طریقہ بھی یہی ہو گا کہ تین رکعات ادا کریں گے اور تیسری میں قنوت بھی پڑھیں گے۔ہاں اگر لوگوں کے سامنے ادا کریں تو قنوت کی تکبیر کے لئے ہاتھ نہ اٹھائیں کہ لوگ اسکے گناہ پر مطلع ہوں گے۔ تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھانا سنت ہے اور لوگوں میں گناہ کا اظہار نہ کرنا واجب۔ بہار شریعت میں ہے: وتر کی نماز قضا ہو گئی تو قضا پڑھنی واجب ہے اگرچہ کتنا ہی زمانہ ہو گیا ہو، قصداً قضا کی ہو یا بھولے سے قضا ہو گئی اور جب قضا پڑھے، تو اس میں قنوت بھی پڑھے۔ البتہ قضا میں تکبیر قنوت کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے جب کہ لوگوں کے سامنے پڑھتا ہو کہ لوگ اس کی تقصیر پر مطلع ہوں گے۔ (بہار شریعت، کتاب الصلاۃ، وتر کا بیان، جلد 1، ح 4، ص 663، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ
تیمور احمد صدیقی
10 شوال المکرم 1444ھ/30 اپریل 2023ء



پہلے الٹی طرف سلام پھیرلیا

سوال: نماز میں پہلے الٹی جانب سلام پھیرا پھر سیدھی جانب تو نماز کا کیا حکم ہے؟

User Id:Syed Jamal Attari

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز کے آخر میں دونوں طرف سلام کے لئے چہرا پھیرنا سنت ہے اور سنت یہی ہے کہ پہلی سیدھی جانب سلام پھیرا جائے کہ اسکا ترک اساءت ہے بہر حال نماز ہوگئی۔

درمختار میں ہے: وتحویل الوجہ یمنۃ ویسرۃ للسلام ترجمہ: چہرے کو سلام کے لئے دائیں بائیں پھیرنا بھی سنت ہے۔(شامی، کتاب الصلوۃ، ج1، ص477، دار الفکر) اسکے تحت شامی میں ہے: ویسن البداءۃ بالیمین ترجمہ: پہلے سیدھی جانب سلام پھیرنا سنت ہے۔(شامی، کتاب الصلوۃ، ج1، ص477، دار الفکر)

مراقی شرح نور الایضاح میں ہے: وإن بدأ بیسارہ ناسیا أو عامدا یسلم عن یمینہ ولا یعیدہ علی یسارہ ولاشیء علیہ سوی الإساءۃ فی العمد ترجمہ: اور اگر بھول کر یا جان بوجھ کر ہی پہلے بائیں طرف سلام پھیر لیا تو اب دائیں طرف پھیر لے دوبارہ بائیں طرف نہ پھیرے اور اس پر کچھ واجب نہیں ہاں جان بوجھ کر ایسا کرنا بُرا ہے۔(طحطاوی شرح مراقی، کتاب الصلوۃ، سنتہا، ص274، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

26 محرم الحرام 1445ھ/13 اگست 2023ء



وتر میں ہمیشہ تشہد میں قنوت پڑھی

سوال: اگر کسی نے وتر میں ہمیشہ تشہد میں قنوت پڑھی تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نمازِ وتر میں تیسری رکعت کے قیام میں سورت ملانے کے بعد دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔ غلط فہمی کے سبب ہمیشہ تشہد میں دعائے قنوت پڑھنے سے ایسے پڑھی گئی تمام نمازیں مکروہ تحریمی ہو گئیں اور ان تمام کا اعادہ واجب ہے۔ نیز تشہد کی جگہ دعائے قنوت پڑھی تو ایک اور واجب ترک ہوا۔

طحطاوی علی مرقی میں ہے: ﴿ویجب قراءۃ قنوت الوتر﴾ ۔۔۔ والمراد مطلق الدعاء وأما خصوص اللھم الخ فسنۃ حتی لو أتی بغیرہ جاز إجماعا نھر والقنوت فی اللغۃ مطلق الدعاء فالإضافۃ حینئذ للبیان أی دعاء ھو القنوت ویطلق أیضا علی طول القیام فالإضافۃ حینئذ حقیقیۃ أی دعاء القیام وفی الشرع ھو الدعاء الواقع فی قیام ثالثۃ صلاۃ الوتر ترجمہ: تکبیر قنوت یعنی مطلق دعا واجب ہے نہ کہ خاص رائج کہ یہ تو سنت ہے، دوسری دعا پڑھی تو اجماعا جائز ہے۔ قنوت لغت میں مطلق دعا کو کہتے ہیں۔ اضافتِ بیانیہ ہو تو معنی کوئی بھی دعا۔ اور اسکا اطلاق لمبے قیام پر ہو تو یہ اضافتِ حقیقیہ ہو گی یعنی قیام کی دعا۔ شرعی معنی ہے نمازِ وتر کی تیسری رکعت کے قیام کی دعا۔ (طحطاوی علی مراقی، کتاب الصلوۃ، واجبات صلوۃ، ص 252، دار الکتب العلمیہ)

ہندیہ میں ہے: فإذا ترکہ یجب علیہ السھو (عالمگیریہ، کتاب الصلوۃ، باب سجود السھو، ج 1، ص 128، دار الفکر)

شامی میں ہے: ﴿والتشھدان﴾ ویسجد للسھو بترک بعضہ (شامی، کتاب الصلوۃ، واجبات، ج 1، ص 466، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

23 محرم الحرام 1445ھ / 10 اگست 2023ء



سجدہ کرنے پر قادر لیکن قعدہ پر نہیں

سوال: کچھ دیر کے لئے قیام کر سکتا ہوں، کبھی کبھی سجدہ بھی کر لیتا ہوں ورنہ کرسی پر کرتا ہوں اور التحیات میں بیٹھنا میرے لئے مشکل ہے۔ رہنمائی فرمادیں۔

User Id : Afzal Awan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس وقت آپ زمین پر یا اسکے اوپر رکھی بارہ انگل تک کی کسی چیز پر سجدہ کرنے پر قادر ہونگے آپ پر بقدر طاقت خود، ورنہ دیوار، انسان یا کسی چیز کے سہارے سے قیام بھی فرض ہو گا جب یہ بھی ممکن نہ رہے کہ سخت تکلیف ہو یا مرض بڑھ جانے کا صحیح اندیشہ ہو تو بیٹھ جائیں لیکن رکوع و سجود کرنے ہونگے۔ اگر آپ دو زانو زمین پر نہیں بیٹھ سکتے تو چار زانو بیٹھ جائیں ورنہ کسی اور طریقہ سے ورنہ کسی چیز کے سہارے سے بیٹھنا ممکن ہو تو یہی کریں، کرسی پر بیٹھنا بھی جائز ہے۔ کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام میں ہے: اگر بارہ انگل تک اونچی چیز ہو تو اس پر سجدہ کرنا سجدہ حقیقی ہی کہلاتا ہے۔(ص33، مکتبۃ المدینہ) بحر الرائق میں ہے: قید بتعذر القیام أی جمیعہ لأنہ لو قدر علیہ متکئا أو متعمدا علی عصا أو حائط لا یجزئہ إلا کذلک ۔۔۔ إذا قدر علی بعض القیام یقوم ذلک ۔۔۔ وکذا إذا عجز عن القعود وقدر علی الاتکاء والاستناد إلی إنسان أو إلی حائط أو إلی وسادۃ لا یجزئہ إلا کذلک ولو استلقی لا یجزئہ ۔۔۔ ومالو عجز عن السجود وقدر علی القیام فإنہ لا یجب علیہ القیام۔ (صلوۃ المریض، ج2، ص121، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

22 ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/12 جون 2023ء



سٹیل کی انگوٹھی میں نماز

سوال: سٹیل کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

User Id : Anonymous Participant

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مرد کو صرف چاندی کی ایک نگ والی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی ایک انگوٹھی جائز ہے۔لوہے یا سٹیل کی انگوٹھی یا چھلے پہننا ناجائز ہے اور اس حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور پڑھ لی تو لوٹانا واجب ہے۔

فتاوی عالمگیریہ میں ہے: ثم الخاتم انما یجوز من الفضۃ للرجل اذا ضرب علی صفۃ مایلبسہ الرجال اما اذا کان علی ھیئۃ خاتم النسائ بان یکون لہ فصان او ثلاثۃ یکرہ استعمالہ للرجال۔۔۔التختم بالحدید والصفر والنحاس والرصاص مکروہ للرجال۔۔۔وقیل لایبلغ بہ المثقال وبہ ورد الاثر کذا فی المحیط۔(ہندیہ، باب الکراہیۃ، ج5، ص335، دار الفکر بیروت) فتاوی رضویہ میں ہے۔تانبے، سونے، چاندی ، پیتل، لوہے کے چھلے یا کان میں بالی یا بندا یا سونے خواہ تانبے، پیتل، لوہے کی انگوٹھی اگرچہ ایک تار کی ہو یا ساڑھے چار ماشے چاندی یا کئی نگ گی انگوٹھی یا کئی انگوٹھیاں اگرچہ سب ملکر ایک ہی ماشہ کی ہوں کہ یہ سب چیزیں مردوں کو حرام وناجائز ہیں اور ان سے نماز مکروہ تحریمی۔(فتاوی رضویہ، ج7، ص307، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

16 محرم الحرام 1445ھ/04 اگست 2023ء



امام صاحب کی داڑھی کٹوانے سے توبہ

سوال: امام صاحب کی داڑھی ایک مشت سے کم ہے کہتے ہیں اب پوری رکھوں گاان کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

User Id : Anonymous Participant

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

داڑھی حدِ شرع سے کم کرنا فسق ہے بغیر توبہ کیے اس فسق میں مبتلا شخص کی نماز مکروہ ہے۔ایسے شخص کو امامت کے لئے آگے کھڑا کرنا جائز نہیں کہ یہ تعظیم ہے اور فاسق اسکا اہل نہیں۔ہاں اگر سچی توبہ کرلے اور ظاہر حال سے بھی ایسا لگے تو اسکے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔تراویح کے لئے بعض حافظ رمضان میں داڑھی رکھ لیتے ہیں اور بعد میں کٹوادیتے ہیں جب ایسوں کی عادت معلوم ہے تو انھیں امام بنانا جائز نہیں ، نماز پڑھ لی تو پھیرنا واجب ہے۔فتاوی رضویہ میں ہے: داڑھی منڈانا فسق ہے اور فسق میں مبتلا ہو کر بلا توبہ نماز پڑھنا باعث کراہت ہے جیسے ریشمی کپڑے پہن کر یا صرف پائجامہ پہن کر،اور داڑھی منڈانے والا فاسق معلن ہے نماز ہو جانا بایں معنی ہے، کہ فرض ساقط ہو جائے گا ورنہ گنہگار ہو گا اسے امام بنانا اور اسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب۔(باب الامامۃ،ج6،ص627،لاہور) مزید ہے: ہاں اگر توبہ کرلیں اور ان کا حال صلاح کے ساتھ بدل جائے تو اس وقت ان کے پیچھے نماز میں حرج نہ ہو گا جبکہ باقی شرائط جواز وحلت امامت کے جامع ہوں۔(فتاوی رضویہ،ج18،ص624،لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

22ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/13 مئی 2023ء



امام کا انتظار کئے بغیر جماعت قائم کرنا

سوال: اگر پیش امام مسجد میں موجود ہو اور سنتیں ادا کر رہا ہو یا وضو بنا رہا ہو اقامت کہہ کر کسی اور کو امامت کا کہہ کر نماز پڑھ لی اور امام راضی نہ ہو تو نماز کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جو امام جماعت کے لئے مقرر ہو امامت اسی کا حق ہے جب وہ موجود ہے تو اسکے فارغ ہونے کا انتظار کیا جائے گا۔اور اگر کسی اور نے جماعت قائم کر دی تو اگر وہ جماعت میں شامل نہ ہوا تو یہ جماعت جماعت اولی نہیں کہلائے گی اسے دوبارہ باقاعدہ اقامت کے ساتھ جماعت کا حق ہو گا ہاں جن لوگوں نے نماز پڑھ لی ان کی نماز ہو گئی۔ فتاوی امجدیہ میں ایک سوال کیا گیا کہ امام کو پانچ منٹ کسی وجہ سے دیر ہو گئی تو کیا حکم ہے تو فرمایا: امام معین کا انتظار کیا جائے گا بلکہ اسکے بغیر آئے ہوئے کسی دوسرے نے جماعت قائم کر دی اور وہ آکر اس جماعت میں شریک نہ ہوا تو یہ جماعت جماعتِ اولی نہیں۔جماعت اولی وہی ہو گی جس کو امام معین قائم کرے گا۔(فتاوی امجدیہ، کتاب الصلوۃ، باب الجماعۃ، ج2، ص162، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبـــہ
تیمور احمد صدیقی
11 ذی قعدۃ المکرمۃ 1444ھ/31 مئی 2023ء



امام کرسی پر نماز پڑھائے

سوال: امام کرسی پر نماز پڑھا سکتا ہے؟

User Id : Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جو شخص سجدے سے عاجز ہو اور کھڑے ہو کر یا زمین یا کرسی پر بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اسکے پیچھے تندرست کی نماز جائز نہیں ہاں اگر وہ کھڑے ہونے سے عاجز ہو لیکن رکوع و سجدہ کرتا ہو تو اسکے پیچھے نماز جائز ہے۔ در مختار میں ہے: ﴿و﴾ لا ﴿قادر علی رکوع و سجود بعاجز عنھما﴾ لبناء القوی علی الضعیف۔ ترجمہ: جو رکوع و سجود سے عاجز ہے اس کے پیچھے ان پر قادر کی نماز جائز نہیں کہ تندرست کا کمزور کی پیروی کرنا لازم آئے گا۔ (در مختار، کتاب الصلوۃ، باب الامامۃ، جلد 1، ص 579، دار الفکر) شامی میں ہے: ای بمن یومئ بھما قائما أو قاعدا، بخلاف مالو أمکناہ قاعدا فصحیح کما سیأتی. قال ط: والعبرۃ للعجز عن السجود۔ ترجمہ: یعنی جو رکوع و سجود کا کھڑے یا بیٹھے اشارہ کرے۔ ہاں اگر وہ بیٹھ کر ان دونوں کو ادا کرنے پر قادر ہو تو اسکے پیچھے نماز جائز ہے۔ اعتبار سجدے سے عاجز ہونے کا ہے۔ (ایضا)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

27 رمضان المبارک 1444ھ / 18 اپریل 2023ء



مسبوق امام کو سجدے میں پائے

سوال: امام سجدے میں ہو تو آنے والا مقتدی پہلے رکوع کرے یا ڈائرکٹ سجدے میں جائے؟

User Id : Awais Ahmad Jathol

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مقتدی اگر امام کو سجدے میں پائے تو سیدھے کھڑے ہوکر تکبیر تحریمہ کے لئے اللہ اکبر کہے پھر اسکے بعد اگر ثنا کا ٹائم نہیں تو بغیر ہاتھ باندھے اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں چلا جائے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے:

وإن أدرك الإمام في الركوع أو السجود يتحرى إن كان أكبر رأيه أنه لو أتى به أدركه في شيء من الركوع أو السجود يأتي به قائما وألا يتابع الإمام۔۔۔وإن أدرك الإمام في القعدة لا يأتي بالثناء بل يكبر للافتتاح ثم للانحطاط ثم يقعد ترجمہ: اگر امام کو رکوع یا سجدے میں پایا تو اگر ثنا پڑھنے کے بعد رکوع وسجدے میں شامل ہونے کا غالب گمان ہو تو ایسا ہی کرے ورنہ امام کے ساتھ شامل ہو جائے اور اگر امام کو قعدہ میں پایا تو بس تکبیر کے بعد فورا دوسری تکبیر کہتا ہوا بیٹھ جائے۔ (عالمگیری، کتاب الصلوۃ، صفۃ الصلوۃ، فیما یتابع الامام، ج1، ص91، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

10 شوال المکرم 1444ھ/30 اپریل 2023ء



مسبوق کو امام بنانا

سوال: ایک شخص کی جماعت سے ایک رکعت فوت ہوگئی وہ اس رکعت کو ادا کر رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور اسکی امامت میں نماز شروع کردی اسکے بارے میں کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسبوق (جسکی جماعت میں سے کچھ رکعات رہ جائیں) جب اپنی رہ جانے والی رکعات ادا کر رہا ہوتا ہے تو بعض باتوں میں اگرچہ منفرد کے حکم میں ہوتا ہے لیکن اسکے پیچھے نماز جائز نہیں۔

فتاوی رضویہ میں ایسے سوال کے جواب میں ہے: نہ۔ فی تنویر الابصار المسبوق منفرد فیما یقضیہ الا فی اربع لایجوز الاقتداء بہ۔ ترجمہ: تنویر الابصار میں ہے: مسبوق منفرد ہے اس نماز میں کہ قضا کرتا ہے یعنی وہ نماز جو امام کے ساتھ نہیں ملی اسکے پڑھنے میں منفرد ہے مگر چار مسئلوں میں کہ وہ مثل مقتدی کے۔ اول مسئلہ یہ ہے کہ اس کی اقتدا جائز نہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج6، ص392، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

19 محرم الحرام 1444ھ/05 اگست 2023ء



واجب قراءت کے لئے لقمہ

سوال: امام اگر واجب قراءت ادا کئے بغیر بھول کر رکوع میں چلا جائے تو کیا مقتدی امام کو لقمہ دے سکتا ہے؟

User Id : Zamir Arif

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

امام اگر واجب قراءت سے پہلے رکوع میں چلا جائے تو سجدہ سہوا گرچہ واجب ہو چکا لیکن سجدہ سے پہلے پہلے یاد آنے کی صورت میں لوٹنے کا حکم ہے لہذا یہ محل لقمہ ہے لقمہ دینا اور لینا جائز ہے۔ فتاوی فقیہ ملت میں ہے: جن رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھ کر رکوع میں چلا جائے پھر اسے خود یا مقتدی کے لقمہ دینے سے یاد آجائے تو وہ فوراً قیام کی طرف پلٹ آئے اور سورت پڑھ کر پھر رکوع کرے اور بقیہ رکعتوں کو پوری کر کے آخر میں سجدہ سہو کرے۔(فتاوی فقیہ ملت، نماز کا بیان، سجود السھو، جلد1، ص218، لاہور) فتاوی رضویہ میں ہے: ضم سورت صرف واجب تھا اور واجب کے لیے رفض فرض جائز نہیں۔۔۔ مگر سورت جو پڑھے گا یہ بھی فرض واقع ہوگی تو فرض کے لیے رفض فرض ہوا۔(فتاوی رضویہ، کتاب الصوم، مکروہات صوم، جلد10، ص598، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

17 شوال المکرم 1444ھ/9 مئی 2023ء



قعدہ اولی بھولنے پر لقمہ

سوال: امام صاحب چار رکعت فرض میں دوسری رکعت کے تشہد میں بیٹھنے کے بجائے کھڑے ہونے لگے لیکن پورے کھڑے ہونے سے پہلے لقمہ مل گیا تو کیا سجدہ سہو واجب ہوا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگرامام چار رکعتی نماز میں دوسری رکعت کے سجدے کے بعد بھول کر کھڑا ہونے کے قریب ہو جائے (ٹانگیں سیدھی ہوں لیکن پیٹھ میں خم باقی ہو) تو اب لقمہ ملنے پر لوٹنے پر سجدہ سہو کے ساتھ نماز درست ہے۔ اور اگر بیٹھنے کے قریب ہے (ٹانگیں سیدھی نہیں ہوئیں) اور لقمہ ملنے پر واپس آیا تو نماز بغیر سجدہ سہو کے درست ہے۔ اور اگر بتایا تو سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے لیکن اتنے میں سیدھا کھڑا ہوا پھر لوٹا تو اب نماز مکروہ ہو گئی اسکو لوٹایا جائے۔ فتاوی فیض رسول میں ہے: اگرامام کھڑے ہونے کے قریب تھا یعنی بدن کے نیچے کا آدھا حصہ سیدھا ہو گیا تھا اور پیٹھ میں خم باقی تھا کہ مقتدی کے لقمہ دینے پر بیٹھ گیا اور آخر میں سجدہ سہو کر لیا تو نماز پوری ہو گئی۔۔۔ اور اگر بیٹھنے کے قریب تھا یعنی ابھی جسم کے نیچے کا آدھا حصہ سیدھا نہ ہوا تھا کہ لقمہ دینے پر بیٹھ گیا تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ (فتاوی فیض رسول، نماز کا بیان، سجود السہو، جلد 1، ص384، لاہور) فتاوی رضویہ میں ہے: اگر مقتدی نے اس وقت بتایا تھا کہ امام ابھی پورا سیدھا نہ کھڑا ہوا تھا کہ اتنے میں پورا سیدھا ہو گیا اس کے بعد لوٹا تو مذہب اصح میں نماز ہو تو سب کی گئی مگر مخالفت حکم کے سبب مکروہ ہوئی۔۔۔ نماز کا اعادہ کرے۔ (فتاوی رضویہ، جلد 8، سجود السہو، ص214، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

17 شوال المکرم 1444ھ/9 مئی 2023ء



قعدہ اخیرہ میں کھڑے ہونے پر لقمہ

سوال: تراویح میں امام صاحب دوسری رکعت میں سجدے کے بعد بھول کر کھڑے ہو جائیں تو انھیں لقمہ سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے دینا ضروری ہے یا اسکے بعد بھی دیا جا سکتا ہے؟

User Id : Amir Pervez

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

امام قعدہ اخیرہ بھول کر کھڑا ہو جائے تو پورا کھڑا ہونے کے بعد بھی اسے لقمہ دیا جا سکتا ہے۔ ہاں قعدہ اولی کی صورت میں مکمل سیدھا کھڑا ہونے کے بعد لقمہ نہیں دیا جا سکتا کہ اب لوٹنے کا حکم نہیں۔ مراقی میں ہے: وإن قام الإمام قبل القعود الأخير ساهيا انتظره المأموم" وسبح لينتبه إمامه"۔

ترجمہ: اگر امام قعدہ اخیرہ سے پہلے بھول کر کھڑا ہو جائے تو مقتدی انتظار کرے اور امام کو متنبہ کرنے کے لئے لقمہ دے۔ (مراقی الفلاح، کتاب الصلوۃ، فصل فی مایفعلہ المقتدی، ص 310، دار الکتب العلمیہ) فتاوی رضویہ میں قعدہ اولی کے بارے میں ہے: اگر امام پورا کھڑا ہو گیا تھا اس کے بعد مقتدی نے بتایا تو مقتدی کی نماز اسی وقت جاتی رہی اور جب اس کے کہنے سے امام لوٹا تو اس کی بھی گئی اور سب کی گئی۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الصلوۃ، باب سجود السھو، جلد 8، ص 214، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

27 رمضان المبارک 1444ھ/18 اپریل 2023ء



سلام کے بعد غلط لقمہ

سوال: امام نے مغرب کی تیسری رکعت میں پہلا سلام پھیرا تو ایک مقتدی کو دوسری رکعت ہونے کا گمان ہوا، اس نے لقمہ دیا امام نے چوتھی رکعت ملا کر سجدہ سہو کے بعد سلام پھیر دیا کیا حکم ہے؟

User Id : Zamzam Raza

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مغرب کی تین رکعات مکمل ہونے کے بعد لقمہ بلاضرورت تھا، اس میں نص بھی وارد نہیں اسلئے بے محل دینے والا، لقمہ لینے کی وجہ سے امام اور تمام مقتدی بھی نماز سے باہر ہوگئے۔ لقمہ دینے والا اگر مسبوق تھا تو اسکی نماز فاسد ہوگئی یہی حکم باقی مسبوقین کا ہے۔ اگر مدرک (پہلی رکعت سے شامل) تھا تو اسکی، امام کی اور باقی مدرک مقتدیوں کی قعدہ اخیرہ کے بعد بغیر سلام کے نماز سے باہر ہونے کی وجہ سے نماز واجب الاعادہ ہوئی۔ بہار شریعت میں ہے: [آخری فرض] قعدہ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو بقصد کرنا، مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصدا پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہوئی۔ (بہار شریعت، نماز کا بیان، فرائض نماز، جلد 3، ص220، مکتبۃ المدینہ) بدائع میں خلیفہ امام کے بغیر سلام نماز سے باہر ہونے کے بارے میں ہے: ومن باشر المفسد قبل أداء جميع الأركان يفسد صلاته، وصلاة المقتدين الذين ليسوا بمسبوقين تامة۔۔۔ فأما المسبوقون فصلاتهم فاسدة۔ ترجمہ: قبلِ تمام ارکان ارتکاب مفسد باعث فسادِ نماز ہے۔ غیر مسبوقین کی نماز ہوگئی، مسبوقین کی فاسد۔ (بدائع، کتاب الصلوۃ، ج1، ص231، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

19 شوال المکرم 1444ھ/11 مئی 2023ء



جائزہ

عورت کے جنازہ کا حق

سوال: عورت کا جنازہ امام صاحب کی موجودگی میں وارثوں میں سے بچے یا بڑے کا پڑھانا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

امامتِ جنازہ میں مرد کے لئے سب سے مقدم وہ امام جمعہ پھر امام محلہ ہیں جن کے پیچھے میت اپنی زندگی میں نماز پڑھنے سے راضی تھا اور وہ میت سے افضل بھی ہوں اور یہ تقدم بھی استحبابی ہے۔ عورت کی نماز جنازہ کے لئے سب سے پہلے حق وراثت کی ترتیب کے مطابق ولی کو ہے ہاں میت کا باپ بیٹے پر مقدم ہے۔ ولی اقرب امام سے یا کسی اور سے پڑھوانا چاہے تو جائز ہے جبکہ اسکا مساوی ولی اسکی مخالفت نہ کرے۔ نیز نابالغ بچہ نے اگر جنازہ کی امامت کروائی تو اسکے پیچھے بڑوں کی نماز تو نہیں ہوگی لیکن نماز جنازہ ادا ہوگئی، اسے ولایت حاصل تو نہیں تھی لیکن اگر یہ نماز ولی کی اجازت سے ہوئی تھی تو اسے بھی اسکا اعادہ جائز نہیں۔ فتاوی رضویہ میں ہے: اور امامِ محلہ کو جو تقدیم دی گئی ہے اس کی علت اور زمانہ حال پر نظر کرتے ہوئے وہ مردوں کے جنازے سے خاص ہے۔ عورتوں کو مسجد اور امام سے کیا کام۔ (فتاوی رضویہ، باب الجنائز، جلد9، ص177-181، لاہور) ایک اور مقام پر ہے: نابالغ ہے تو بالغین کی نماز اُس کے پیچھے صحیح نہیں اگرچہ نمازِ جنازہ ہی ہو، ہاں جنازہ میں امامت کرے گا تو ظاہراً نماز فرض کفایہ تھی ادا ہو جائے گی کہ گو اوروں کی نماز اس کے پیچھے نہ ہو۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الصلوۃ، جلد6، ص388، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

14 شوال المکرم 1444ھ/5 مئی 2023ء



شوہر کا جنازہ پڑھانا

سوال: خاوند بیوی کا جنازہ پڑھا سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کی نماز جنازہ پڑھانے کا حق تمام قریبی رشتہ داروں کے بعد باقی اجنبیوں سے پہلے شوہر کو ہے جبکہ یہ لوگ امامت کے اہل بھی ہوں۔وراثت کی ترتیب کے مطابق سب سے پہلے عصبہ کا حق ہے پھر ذوی الارحام یعنی باقی مرد قریبی رشتہ داروں کا لیکن میت کا باپ بیٹے پر مقدم ہے۔صاحبِ حق شوہر کو یا کسی کو بھی نامزد کر سکتا ہے جبکہ اسکا مساوی ولی اسکی مخالفت نہ کرے بلکہ میت کے بالغ بیٹے کو تو چاہئے کہ باپ (میت کے شوہر) سے ہی پڑھوائے کہ باپ سے تقدم مکروہ ہے۔فتاوی رضویہ میں ہے: یہ ولایت،ولایتِ نکاح کی طرح عصبہ ہونے اور قریبی ہونے کی ترتیب پر قریب تر پھر قریب تر کے لئے ہوتی ہے۔اگر ان میں سے کوئی نہ ہو تو اُس وقت شوہر مقدّم ہوگا۔۔۔ولایت۔۔۔شوہر کے لئے بھی نہیں مگر وہ اجنبی سے زیادہ حقدار ہے۔۔۔ذوی الارحام بھی ولایت میں داخل ہیں۔۔۔عبارت در مختار (باپ بیٹے پر یہاں بالاتفاق مقدم ہے) یہی اصح ہے۔(فتاوی رضویہ،باب الجنائز،جلد 9،ص 177-181،لاہور) بہار شریعت میں ہے: ولی اقرب کو اختیار ہے کہ ابعد کے سوا کسی اور سے پڑھوادے۔۔۔لڑکا اُسی شوہر سے ہے تو باپ پر پیش قدمی مکروہ ہے۔۔۔دو یا چند شخص ایک درجہ کے ولی ہوں تو زیادہ حق اُس کا ہے جو عمر میں بڑا ہے، مگر کسی کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے ولی کے سوا کسی اور سے بغیر اُس کی اجازت کے پڑھوا دے۔(بہار شریعت،جنازہ کا بیان،جلد 1،ح 5،ص 837،مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

14 شوال المکرم 1444ھ/5 مئی 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: +923471992267

روزه

نفاس والی انیتس روزے رکھے یا تیس

سوال: اگر رمضان انیتس کا ہو تو نفاس والی عورت انیتس روزوں کی قضا کرے گی یا تیس روزوں کی؟

User Id : Amir Rehman Attari

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نفاس والی عورت کے جتنے ایام رمضان میں حالتِ نفاس میں گزرے اتنے دنوں کی ہی قضا کرے گی۔ پورا رمضان یہ کیفیت تھی اور رمضان انیتس کا ہوا تو انیتس روزوں کی قضا لازم ہے کہ اس نے اتنے ہی روزے چھوڑے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: یحرم علیھما الصوم فتقضیانہ ترجمہ: حیض و نفاس والی عورتوں پر روزہ حرام ہے اسکی قضا رکھیں گی۔ (عالمگیری، کتاب الطھارۃ، احکام الحیض والنفاس۔۔۔، ج1، ص38، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

6 شوال المکرم 1444ھ/27 اپریل 2023ء



زکوٰۃ و عشر

اسلامی بنک کے لون والے گھر پر زکوۃ

سوال: اسلامی بنک سے لون پر مکان خریدا ہے کیا مجھ پر زکوہ ہوگی؟

User Id : Syed Shabbir Ahmed

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اسلامی بنک سے گھر فائنانس کرانے سے پہلے کنٹرکٹ کسی ماہر اقتصادیات مفتی صاحب کو دکھادیا جائے کہ فی الحال رائج نظام میں کئی خامیاں اور تحفظات ہیں جس کا اقرار ان سے وابستہ افراد بھی کرتے ہیں۔گھر یا پلاٹ پر زکوۃ جب ہوتی ہے جب انھیں بیچنے کی نیت سے خریدا جائے ورنہ نہیں ہوتی۔ان اداروں کے ذریعے حاصل کیا گیا گھر بظاہر اجارے اور شرکت متناقصہ کا مجموعہ ہوتا ہے، ایسی صورت میں اگر گھر بیچنے کی نیت سے خریدا تھا تو نصاب کا سال مکمل ہونے پر گھر کا جتنا حصہ ملکیت میں آچکا ہوا تنے حصے کی موجودہ قیمت پر زکوۃ ہوگی۔ پھر یہاں بظاہر جتنی قسطیں باقی ہیں انھیں نصاب میں سے مائنس بھی نہیں کیا جائے گا کہ ابھی تک انھیں خریدنے کا عقد ہی نہ ہوا جبھی تو ملکِ غیر (بنک) کیوجہ سے کرایہ دے رہا ہے۔بہار شریعت میں ہے: دین اس وقت مانع زکوۃ ہے جب زکاۃ واجب ہونے سے پہلے کا ہو اور اگر نصاب پر سال گزرنے کے بعد ہوا تو زکاۃ پر اس دین کا کچھ اثر نہیں۔(بہار شریعت، زکوۃ کا بیان، جلد1،ح5،ص885، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

01ذی قعدۃ المکرمۃ1444ھ/21مئی2023ء



نصاب کا سال منقطع کب ہو گا

سوال: کسی کے پاس کچھ سونا، کچھ چاندی اور کچھ پیسے ہوں جو مل کر نصاب کی قیمت کو پہنچ جاتے ہوں اب اسکا زکوۃ کا سال تو شروع ہو گیا لیکن درمیانِ سال میں اگر پیسے ختم ہو جائیں تو کیا یہ سال ختم ہو گیا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جب اس شخص کے صرف پیسے ختم ہوئے سونا چاندی باقی ہیں تو اس کا سالِ نصاب ختم نہ ہوا۔ جب کوئی شخص ایک دفعہ صاحبِ نصاب ہو جائے تو اب اختتامِ سال کو دیکھیں گے کہ صاحبِ نصاب ہے تو اس وقت موجود کل مال پر زکوۃ فرض ہے ورنہ نہیں۔ درمیانِ سال میں صاحبِ نصاب نہ رہنے سے سال منقطع نہیں ہو گا۔ ہاں اگر مال بالکل ہی زیرو ہو گیا تو اب سالِ زکوۃ ختم ہو گیا اب جب دوبارہ صاحب نصاب ہو گا تو نیا سال شروع ہو گا۔ فتاوی رضویہ میں ہے: صرف اس قدر چاہئے کہ شروع سال میں ایک یا زائد جتنی نصابوں کا مالک ہوا تھا، ختم سال پر وُہ نصابیں پُوری ہوں تو جس قدر زکوٰۃ کا وجوب بحالتِ استمرار ہوتا اُسی قدر پُوری واجب ہو گی اور نقصان درمیانی پر نظر نہ کی جائے، ہاں اتنا ضرور ہے کہ اصل مال سے کوئی پارہ محفوظ رہے سب بالکل فنا نہ ہو جائے ورنہ ملکِ اوّل سے شمار سال جاتا رہے گا اور جس دن ملک جدید ہو گی اُس دن سے حساب کیا جائے گا، مثلاً کیم محرم کو مالکِ نصاب ہُوا صفر میں سب مال سفر [زیرو] کر گیا، ربیع الاوّل میں پھر بہار آئی تو اسی مہینہ سے حول گنیں گے حسابِ محرم جاتا رہا۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الزکوۃ، جلد 10، ص 89، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

24 رمضان المبارک 1444ھ/15 اپریل 2023ء



نابالغ مستحق زکوۃ کو زکوۃ دینا

سوال: اگر کوئی نابالغ مستحقِ زکاۃ ہو تو اسے زکاۃ دے سکتے ہیں؟

User Id : Liaqat Khan

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

نابالغ کا باپ اگر مستحق زکاۃ نہ ہو تو اسے بھی زکاۃ نہیں دے سکتے کہ یہ یہاں اپنے باپ کے تابع ہے۔ بحر الرائق میں ہے: وإنما منع من الدفع لطفل الغني؛ لأنه يعد غنيا بغناء أبيه كذا قالوا، وهو يفيد أن الدفع لولد الغنية جائز؛ إذ لا يعد غنيا بغناء أمه ولو لم يكن له أب، وقد صرح به في القنية وأطلق الطفل فشمل الذكر والأنثى۔ ترجمہ: صاحبِ نصاب کے نابالغ بچے کو زکاۃ نہیں دے سکتے کہ یہ اپنے باپ کے صاحبِ حیثیت ہونے کی وجہ سے خود بھی امیر شمار ہوگا۔ اور اس سے یہ بھی مستفاد ہوا کہ صاحبِ نصاب عورت کے نابالغ بچے کو زکوۃ دینا جائز ہے کہ یہ ماں کی وجہ سے امیر شمار نہیں ہوگا اگرچہ اسکا باپ نہ ہو، قنیہ میں اسکی تصریح ہے۔ بچہ کہنے سے اس میں بچی بچہ دونوں شامل ہیں۔ (بحر الرائق، کتاب الزکاۃ، باب مصرف، دفع الزکاۃ الی الاب۔۔۔، ج2، ص265، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

07 ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/27 مئی 2023ء



کیا قرضخواہ زکوۃ لے سکتا ہے

سوال: جس کرایہ دارنے پانچ،آٹھ یادس لاکھ روپے سکیورٹی دی ہوئی ہے،اسکے علاوہ کوئی سرمایہ،سونا،چاندی،نقدی وغیرہ موجود نہیں،گھر بھی زوجین کام کرکے چلاتے ہوں توکیااسے زکوۃ دے سکتے ہیں؟

User Id : Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جب کرایہ دارنے بقدرنصاب رقم مالکِ مکان کودی ہوئی ہے تویہ رقم قرض ہے اورایسے شخص کوبقدرحاجت زکوۃ لینے کی اجازت جب ہوتی ہے جب دین موجل ہواوروہ روٹی کپڑے میں بھی زکوۃ کامحتاج ہو۔مذکورہ صورت جب ایسی نہیں تو اسے زکوۃ نہیں دی جاسکتی بلکہ سال پوراہونے پراسکے اپنےاوپران پیسوں کی زکوۃواجب ہےہاں ان تمام سالوں کی زکوۃ کی ادئیگی بوقتِ وصول واجب ہوگی۔فتاوی رضویہ میں ہے:وہ شخص جسکامال دوسرے پردین موجل ہےاورہنوزمعیادنہ آئی اب اسے کھانے پہننے کی تکلیف ہے تومعیادآنے تک بقدرِحاجت لے سکتاہے۔۔۔بالجملہ مدارکارحاجتمند بمعنی مذکور پرہے توجونصاب مذکورپردسترس رکھتاہے ہرگززکوۃ نہیں پاسکتا۔(فتاوی رضویہ،جلد10،ص247،لاہور)بحرمیں ہے:لوكان على مقر ملى أو معسر تجب الزكاة لإمكان الوصول إليه ابتداء أو بواسطة التحصيل ترجمہ:اگردین مقراہل یاتنگدست پرہوتوزکوۃواجب ہے کہ فی الوقت یابعدازحصول رقم وصول کرناممکن ہے۔(بحرالرائق،کتاب الزکوۃ،جلد2،ص233دارالکتاب الاسلامی)درمختارمیں ہے:﴿فوصل إلى ملكه لزم زكاة ما مضى﴾ ترجمہ:جب اس رقم کامالک ہوگاتوپچھلے سالوں کی زکوۃ بھی واجب ہوگی۔(شامی،کتاب الزکوۃ،جلد2،ص267،دارالفکر)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

22رمضان المبارک1444ھ/13اپریل2023ء



بنک میں موجود رقم مال نامی

سوال: مالِ نامی پر زکوۃ ہے لیکن اگر بنک میں ایک سال سے دو لاکھ ہوں اور ان میں کوئی اضافہ نہ ہو تو پھر وہ بڑھنے والے نہیں ہوئے تو ان پر زکوۃ کیوں بنتی ہے؟

User Id : Pari Zad

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

کرنسی یا کیش کو بالذات رکھنا مقصود نہیں ہوتا بلکہ مقصود ان کو حاصل کر کے انکے ذریعے منفعت والی چیزوں کو حاصل کرنا ہوتا ہے اور یہی مالِ تجارت کی تعریف ہے لہذا ان کے مالِ تجارت ہونے کی وجہ سے انھیں مالِ نامی شمار کیا جاتا ہے۔ فتاوی اہلِ سُنت میں ہے: سونا چاندی اور آج کے دور میں کرنسی اور پرائز بانڈ وہ اشیاء ہیں جن سے خود نفع اٹھانا مقصود نہیں ہوتا یعنی کوئی سونا چاندی یا کرنسی جیب میں رکھ کر زندہ نہیں رہ سکتا زندگی اور معیشت ان کو خرچ کر کے اپنی ضروریات حاصل کر کے ہی گزاری جا سکتی ہے، تو گویا کہ نقود یا ثمن یا کرنسی وہ چیزیں ہیں جن کے ذریعے نفع بخش اشیاء کا حصول مقصود ہے گویا کہ ان اشیا کا مقصود ہی تجارت ہے اس لئے ان کو بھی مال تجارت کے حکم میں لیتے ہوئے باعثِ نمو قرار دیا گیا۔ (فتاوی اہلسنت احکام زکوۃ، کتاب الزکوۃ، ص 350-351، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

24 رمضان المبارک 1444ھ / 15 اپریل 2023ء



قرض کی رقم فطرانے میں شمار کرنا

سوال: زید کا بکر پر دکان کی مد میں کچھ سال پرانا قرض ہے جسکا وہ اقرار کرتا ہے لیکن ادائیگی سے قاصر ہے کیا زید بکر جو کہ فقیر بھی ہے اسے بتائے بغیر اسکے قرض میں سے فطرانہ شمار کر سکتا ہے؟ User Id : Muhammad Saleem

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

یوں تو نہیں کیا جاسکتا کہ قرض خواہ قرض کی رقم کو فطرانہ شمار کر کے قرض میں سے منہا قرار دے۔ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ زید فطرانے کی رقم کا بیشک بطور ہبہ ہی بکر کو مالک بنادے، پھر اسی رقم کا اپنے قرض کی مد میں مطالبہ کرلے اگر وہ نہ دے تو زبرستی بھی لے سکتا ہے۔بہار شریعت میں ہے: کسی پر اُس کے روپے آتے ہیں، فقیر سے کہہ دیا اس سے وصول کرلے اور نیّت زکاۃ کی کی بعد قبضہ ادا ہو گئی۔ فقیر پر قرض ہے اس قرض کو اپنے مال کی زکاۃ میں دینا چاہتا ہے یعنی یہ چاہتا ہے کہ معاف کر دے اور وہ میرے مال کی زکاۃ ہو جائے یہ نہیں ہو سکتا، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اُسے زکاۃ کا مال دے اور اپنے آتے ہوئے میں لے لے، اگر وہ دینے سے انکار کرے تو ہاتھ پکڑ کر چھین سکتا ہے۔(بہار شریعت، کتاب الزکوۃ، جلد 1، ص896، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

22رمضان المبارک1444ھ/13اپریل 2023ء



عشر کا نصاب

سوال: اگر گندم چالیس من سے بھی کم ہو تو عشر واجب ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

زمین کی پیداوار قلیل ہو یا کثیر اگرایک صاع بھی ہو تو عشر(زمین کی زکوۃ)واجب ہے اور صاع کی مقدار 3 کلو840 گرام ہے۔اگر زمین کی آبپاشی بارش،نہر،نالے کے مفت پانی سے ہو ہو تو پیداوار کا 10 فیصد عشر واجب ہے اور ڈول،ٹیوب ویل یا کسی اور طرح پانی خرید کر ہوتی ہو تو 5 فیصد عشر واجب ہے۔ تحفۃ الفقھاء میں ہے: یجب فی قلیلہ و کثیرہ۔ ترجمہ: فصل کم ہو یا زیادہ ہر صورت میں عشر ہے۔(تحفۃ الفقھاء،کتاب الزکوۃ،جلد1،ص323،دار الکتب العلمیہ)

شامی میں ہے:﴿قولہ: بلا شرط نصاب﴾ وبقاء فیجب فیما دون النصاب بشرط أن یبلغ صاعا۔ ترجمہ: نصاب اور باقی رہنے کی شرط نہ ہونے سے مراد ہے کہ یہ بغیر نصاب بھی واجب ہے جبکہ فصل ایک صاع ہو۔ (شامی،کتاب الزکوۃ،جلد2،ص326،دار الفکر) فتاوی فیض رسول میں ہے: جو کھیت بارش یا نہر نالے کے پانی سے سیراب کیا جائے اس میں عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے اور جسکی آبپاشی مشین،چرسے یا ڈول سے ہو اس میں نصف عشر یعنی بیسواں واجب ہے اور پانی خرید کر آب پاشی کی ہو جب بھی نصف عشر واجب ہے۔(فتاوی فیض رسول،کتاب الزکوۃ،جلد1،ص484،لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

15 شوال المکرم 1444ھ/6 مئی 2023ء



کیلے کے باغ کا عشر

سوال: کیلے کا باغ ہر ماہ کئی من کیلا دیتا ہے اسکے عشر کا کیا طریقہ ہے؟

User Id : Abdul Aziz Ansari

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جوں جوں کیلے تیار ہو کر اتنے ہوتے رہیں کہ اب کچے ہونے کی وجہ سے خراب رہ جانے کا اندیشہ نہ ہو انکا عشر (دس فیصد) واجب ہے اگرچہ ابھی توڑنے کا وقت نہ آیا ہو لہذا انکا حساب لگا کر عشر ادا کرتے رہیں زیادہ اگرچہ ادا ہو جائے کم ادا نہیں ہونا چاہئے کہ زکوۃ ادا نہ کرنا باعثِ عذابِ شدید ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: پھل اپنی حد کو پہنچ جائیں کہ اب کچے اور ناتمام ہونے کے باعث ان کے بگڑ جانے، سوکھ جانے، مارے جانے کا اندیشہ نہ رہے اگرچہ ابھی توڑنے کے قابل نہ ہوئے ہوں، یہ حالت جس کی ملک میں پیدا ہوگی اسی پر عشر ہے، بائع کے پاس پھل ایسے ہو گئے تھے اسکے بعد بیچے تو عشر بائع پر ہے، اور جو اس حالت تک پہنچنے سے پہلے کچے بیچ ڈالے اور اس حالت پر مشتری کے پاس پہنچے تو عشر مشتری پر ہے۔ (فتاوی رضویہ، کتاب الزکوۃ، جلد 10، ص 242، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

21 رمضان المبارک 1444ھ / 12 اپریل 2023ء



حج و عمرہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حج قران

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج قران ادا فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے دن پہلے حج کی نیت سے مکہ کیلئے تشریف لے گئے ؟

User Id : Samiullah Najam

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذوالقعدہ کے آخر میں مدینہ طیبہ سے حج کے لئے تشریف لے گئے اور 4 ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ میں پہنچے۔

مراۃ المناجیح میں ہے: یہ روانگی 25 ذیقعدہ 10 ہجری بعد ظہر ہوئی۔۔۔ تین ذوالحجہ ہفتہ کے دن ذی طوی پہنچ گئے وہاں رات گزاری اور 4 ذوالحجہ اتوار کے دن صبح کے وقت باب السلام کی طرف سے مسجد حرام میں داخل ہوئے۔

(مراۃ المناجیح، کتاب الحج، دواعی حج، ج4، ص127، قادریہ پبلشرز)

سیرت مصطفی میں ہے: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر ذوالقعدہ میں جمعرات کے دن مدینہ میں غسل فرماکر تہبند اور چادر زیبِ تن فرمایا اور نماز ظہر مسجد نبوی میں ادا فرماکر مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔۔۔ چوتھی ذوالحجہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ (سیرت مصطفی، پندرھواں باب، ص527، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

18 ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/08 جون 2023ء



نابالغ کا حج

سوال: کیا نابالغ بچہ کا حج ادا ہو جاتا ہے یا دوبارہ کرنا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نابالغ نے حج کیا تو یہ حجۃ الاسلام نہیں کہلائے گا بلکہ نفلی حج ہے چاہے ناسمجھ تھا اور کسی بڑے نے اسکی طرف سے احرام کی نیت کی یا سمجھدار تھا اور خود نیت کی تھی۔ لہذا بعد از بلوغ اگر شرائط پائی گئیں اور حج فرض ہوا تو دوبارہ حج کرنا ہو گا۔ ہاں اگر دورانِ حج وقوفِ عرفہ سے پہلے بالغ ہوا اور نیا احرام باندھ کر حج کر لیا تو حجۃ الاسلام یعنی فرض حج ادا ہو گیا، اور اگر پچھلا احرام ہی باقی رکھا تو فرض حج ادا نہیں ہوا۔

تبیین شرح کنز میں ہے: ﴿فلو أحرم الصبی ۔۔۔ فبلغ ۔۔۔ فمضی لم یجزعن فرضہ﴾؛ لأن إحرامہ انعقد لأداء النفل فلا ینقلب للفرض ۔۔۔ ولو جدد الصبی الإحرام قبل الوقوف بعرفۃ ونوی حجۃ الإسلام أجزأہ ۔۔۔ لأن إحرام الصبی غیر لازم لعدم الأھلیۃ فیمکنہ الخروج بالشروع فی غیرہ ۔۔۔ ألا تری أن الصبی لو أحصر وتحلل لا قضاء علیہ ولا دم ولا یلزمہ الجزاء بارتکاب محظوراتہ وفی المبسوط الصبی لو أحرم بنفسہ، وھو یعقل أو أحرم عنہ أبوہ صار محرما وینبغی لہ أن یجردہ ویلبسہ إزارا ورداء۔ (کتاب الحج، ج2، ص6، قاھرہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

22 ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/12 جون 2023ء



الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

عمرہ کرنے پر حج فرض

سوال: کیا عمرہ کر لینے کے بعد حج فرض ہو جاتا ہے؟

User Id : Sindhi Xhokro

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

حج فرض ہونے کی اپنی شرائط ہیں، صرف عمرہ کر لینے کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوتا۔

فتاوی خلیلیہ میں ہے: فقیر نے باجود تلاش بسیار، یہ مسئلہ کہیں نہ پایا کہ جو شخص عمرہ ادا کرے اس پر حج فرض ہو جاتا ہے۔۔۔یونہی حاجی نے افعالِ حج سے فراغت پاکر، اگر کسی زندہ مسلمان کی طرف سے عمرہ ادا کیا تو اسکا ثواب انشاء اللہ اس زندہ کو بھی ملے گا۔ لیکن اس پر حج فرض ہو جانا کسی طرح سمجھ میں نہ آیا نہ کتابوں میں اسکا ذکر پایا۔ (فتاوی خلیلیہ، باب الحج، ج1، ص512، ضیاء القران)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

25ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/15جون 2023ء



مِنٰی میں احرام باندھنا

سوال: اگر سات ذوالحج کو مِنٰی جارہے ہیں تو عام کپڑوں میں جاکر آٹھ ذوالحج کو منی میں احرام باندھ سکتے ہیں؟

User Id : Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو شخص پہلے سے میقات میں موجود ہو جیسے حج تمتع کرنے والا کہ عمرہ کرکے احرام کھول دیتا ہے اور پھر منی جانے سے پہلے حج کا احرام باندھتا ہے اسکے لئے حکم یہ ہے کہ حدودِ حرم میں ہے تو حرم میں اور حل میں ہے تو حل میں حج کا احرام باندھے۔ جو شخص حرم میں موجود ہے اور حج کا احرام باندھنا چاہے تو افضل یہی ہے کہ مسجد حرام سے باندھے یا پھر مکہ میں کہیں سے تاہم اگر یہ مِنی سے احرام باندھے تو یہ بھی جائز ہے کہ مِنٰی اگرچہ مکہ سے خارج ہے لیکن حرم میں داخل ہے۔ ہاں اگر یہ میقات سے باہر تھا مثلا مدینہ شریف میں تو میقات سے احرام باندھے گا اسی طرح اگر یہ میقات کے اندر لیکن حل میں تھا تو حرم سے پہلے احرام باندھے گا اب مِنی جاکر احرام نہیں باندھ سکتا۔ شامی میں ہے: والأفضل أن يحرم من المسجد، ويجوز من جميع الحرم ومن مكة أفضل من خارجها۔ (شامی، کتاب الحج، ج2، ص537، دارالفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

04 ذی الحجۃ الحرام 1444ھ/23 جون 2023ء



حج میں قصر نماز

سوال: زید 14 جون 2023 کو حج کے لئے روانہ ہو رہا ہے مکہ میں اس کا قیام ایام حج سے پہلے 12 دن کا ہے کیا وہ مسافر ہو گا اور قصر نماز پڑھے گا؟

User Id : Hafiz Ali Pasha Naqshbandi

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

زید حج کے ارادے سے یومِ حج سے 12 دن پہلے مکہ گیا تو نہ صرف مکہ بلکہ منی، عرفات اور مزدلفہ میں بھی قصر نماز ہی پڑھے گا۔ ہاں اس کے بعد اگر پندرہ دن مکہ میں رہنے کی نیت ہو تو جب سے پوری نماز پڑھے گا۔

بحر الرائق میں ہے: الحاج إذا دخل مكة في أيام العشر ونوى الإقامة نصف شهر لا يصح؛ لأنه لا بد له من الخروج إلى عرفات فلا يتحقق الشرط ترجمہ: حاجی ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں مکہ آیا اور پندرہ دن رہنے کی نیت کی تو یہ نیت درست نہیں کہ اس نے عرفات تو ضرور ہی جانا ہے تو شرط نہ پائی گئی۔ (بحر الرائق، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ المسافر، ج2، ص143، دار الکتاب الاسلامی)

فتاوی فقیہ ملت میں ہے: جن صورتوں میں حج سے پہلے مکہ معظّمہ میں قصر کرے گا ان صورتوں میں منی، عرفات، اور مزدلفہ میں بھی قصر کرے گا اور جن صورتوں میں حج سے پہلے مکہ معظّمہ میں مقیم تھا ان صورتوں میں منی، مزدلفہ اور عرفات میں بھی مقیم رہے گا نماز قصر نہیں کرے گا۔ (فتاوی فقیہ ملت، کتاب الحج، ج2، ص356، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

19 ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/09 جون 2023ء



میقات والے کے لئے احرام وقربانی

سوال: ہم مکہ میں عرفات کے پاس رہتے ہیں توہم احرام کہاں سے باندھیں اور کیا حج کی قربانی کرنا ضروری ہے؟

User Id : Muhammad Usman Attari

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو لوگ میقات کے اندر حرم سے باہر رہتے ہوں وہ حرم سے باہر کہیں سے بھی اور بہتر یہ ہے کہ گھر سے احرام باندھیں اور حرم والے حج کا احرام حرم میں کہیں سے بھی اور بہتر یہ ہے کہ مسجد حرام سے باندھیں۔ان کیلئے صرف حج افراد کرنا جائز ہوتا ہے،ان پر حج کی قربانی مستحب ہے،ہاں عید کی قربانی کی شرائط پائی جائیں تو وہ واجب ہے۔در مختار میں ہے:﴿میقاتہ الحل﴾الذی بین المواقیت والحرم﴿و﴾ المیقات﴿لمن بمکۃ﴾یعنی من بداخل الحرم﴿للحج الحرم﴾۔ترجمہ:میقات حل والے کیلئے حل اور حرم والے کیلئے حج کیلئے حرم ہے۔(فتاوی شامی،کتاب الحج،باب المواقیت،ج2،ص478،دار الفکر)مزید ہے:(والمکی ومن فی حکمہ یفرد فقط﴾۔ترجمہ:مکی یا جو اسکے حکم میں ہے صرف حج افراد کرے گا۔(ص539)شامی میں ہے:أی من أھل داخل المواقیت۔ترجمہ:یعنی جو میقات کے اندر والا۔مزید ہے:﴿المفرد﴾ أما ھو فالذبح لہ مستحب۔ترجمہ:اسکے لئے حج کی قربانی مستحب ہے۔(ص555)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

28ذی قعدۃ الحرام1444ھ/18جون2023ء



حج قران

سوال: حج قران کا طریقہ بتادیں؟

User Id : Samiullah Najam

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حج قران میں حج وعمرہ کے ایک ہی احرام سے عمرہ کا طواف وسعی کرنے کے بعد احرام میں بدستور رہتے ہوئے طوافِ قدوم کیا جاتا ہے۔ پھر 8 ذوالحجہ کی ظہر سے 9 کی فجر تک منیٰ میں قیام کیا جاتا ہے۔ 9 کو ظہر سے غروب آفتاب تک عرفات میں وقوف اور مغرب کے بعد مزدلفہ جاکر عشا کے وقت میں مغرب وعشا پڑھ کر طلوع آفتاب سے کچھ پہلے تک یہاں وقوف کرتے ہیں۔ 10 ذوالحجہ کو منیٰ آکر جمرہ عقبہ کی رمی پھر قربانی، پھر حلق یا تقصیر، پھر مکہ میں طواف زیارت کیا جاتا ہے اور حج کی سعی پہلے نہیں کی تھی تو اب کریں گے۔ اسکے بعد تین دن 13،12،11 ذوالحجہ کو تینوں جمرات کی رمی کی جاتی ہے اور آخر میں روانگی کے وقت طوافِ رخصت کیا جاتا ہے۔ مراقی الفلاح میں ہے: هو أن يجمع بين إحرام الحج والعمرة۔۔۔بدأ بطواف العمرة سبعة أشواط۔۔۔ثم يخرج إلى الصفا۔۔۔ثم يطوف طواف القدوم للحج ثم يتم أفعال الحج كما تقدم فإذا رمى النحر جمرة العقبة وجب عليه ذبح شاة أو سبع بدنة۔ (حاشیہ طحطاوی علی مراقی، کتاب الحج، باب القران، ص739، دار الکتب العلمیہ) شامی میں ہے: وإن شاء يسعى بعد طواف الإفاضة۔ (شامی، کتاب الحج، باب القران، ج2، ص532، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

16 ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/06 جون 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: +923471992267

بغیر وضو عمرہ یا حج

سوال: بغیر وضو کے عمرہ، طواف یا ارکانِ حج کی ادائیگی کی کوئی صورت ہے کہ میرا وضو زیادہ دیر برقرار نہیں رہتا اور بار بار وضو کے لئے نکلنا ناممکن ہو جاتا ہے؟

User Id : Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ہر طرح کے طواف کیلئے وضو واجب ہے چاہے نفلی طواف ہو، باقی افعالِ عمرہ و حج بے وضو بھی ادا ہو جائیں گے۔ دورانِ طواف وضو ٹوٹ جائے تو وضو بنا کر وہیں سے بقیہ طواف کر سکتے ہیں اور اگر تین یا اس سے کم پھیرے ہوئے تھے تو نئے سرے سے بھی طواف کر سکتے ہیں۔ طوافِ زیارت کے کل یا چار چکر بے وضو کئے تو دم واجب ہے، تین یا کم پھیرے کیے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ فطر لازم ہے۔ طوافِ عمرہ کل یا ایک پھیرا ہی بے وضو کیا تو دم واجب ہے۔ طوافِ وداع، طوافِ قدوم یا نفلی طواف مکمل یا ایک چکر ہی بے وضو کیا تو ہر چکر کے بدلے صدقہ فطر واجب ہے۔ بے وضو کوئی بھی طواف کیا تھا اور مکہ میں ہی ہے تو اعادہ کر لے کفارہ ساقط ہو جائے گا، میقات سے تجاوز کر لیا تو طوافِ زیارت والے کے لئے دم دینا افضل ہے، عمرہ والے کو بھی واپس آنے کی حاجت نہیں۔ قران والے نے طوافِ عمرہ بے وضو کیا تو 10 ذوالحجہ کی طلوع فجر سے پہلے تک ہی اعادہ سے کفارہ ساقط ہو گا۔ (ماخوذ 27 واجباتِ حج، ص 149-155، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

تیمور احمد صدیقی

20 ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/10 جون 2023ء



حج کی سعی

سوال: طوافِ زیارت کے بعد صفامروہ کی جو سعی کرتے ہیں کیا یہ پہلے کر سکتے ہیں اور اسکے لئے طواف ضروری ہوگا؟

User Id : Shakil Ahmed

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حج کی سعی بھی واجبات میں سے ہے جسے طوافِ زیارت کے بعد کے بعد کرنا ضروری ہے تاہم بعض صورتیں ایسی ہیں کہ حج سے پہلے کرلی جائے تو بعد میں لازم نہیں۔ اگر اسے مِنٰی جانے سے پہلے کرنا چاہیں تو متمتع عمرہ سے فارغ ہوکر حج کا احرام باندھ کر نفلی طواف کے بعد کر سکتا ہے۔ آفاقی مفرد اور قارن طوافِ قدوم کے بعد اور مکی مفرد نفلی طواف کے بعد کر سکتا ہے۔ جب حج کی سعی پہلے کرلی گئی تو طوافِ زیارت میں رمل نہیں ہوگا کہ اب اسکے بعد کوئی سعی نہیں۔ فتاوی رضویہ میں ہے: [چھٹا واجب] صفامروہ میں سعی۔ (کتاب المناسک، ج10، ص791، لاہور) علامہ شامی نے فرمایا: المتمتع بعد إحرام الحج تنفل بطواف ثم سعی بعدہ سقط عنه سعي الحج۔ (منحۃ الخالق، کتاب الحج، ج2، ص391، دار الکتاب الاسلامی) مزید فرمایا: أن السعي بعد طواف القدوم رخصة۔۔۔ وإلا فالأفضل تأخيره إلى ما بعد طواف الفرض،۔۔۔ أما القارن فالأفضل له تقديم السعي۔ (شامی، کتاب الحج، ج2، ص500، دار الفکر) مزید فرمایا: الرمل إنما يشرع في طواف بعده سعي۔ (ص518)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

06ذی الحجۃ الحرام 1444ھ/25جون 2023ء



ایامِ مخصوصہ میں سعی و طوافِ رخصت

سوال: حج میں طوافِ زیارت کے بعد اگر عورت کے مخصوص ایام شروع ہو جائیں اور واپسی کی فلائٹ کی وجہ سے سعی اور طواف وداع نہ کر سکے تو کیا آئندہ سال عمرہ کے موقع پر ممکن ہے؟

User Id : Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایامِ مخصوصہ میں صفامروہ کی سعی جائز ہے، اور اسی حالت میں فلائٹ کا وقت آگیا تو طوافِ وداع ساقط ہو گیا۔ اگر حج کی سعی پہلے نہیں کی تھی تو طواف زیارت کے بعد کرنا واجب ہے ہاں جب تک مکہ میں ہے تاخیر گناہ نہیں لیکن اگر کئے بغیر میقات سے باہر چلی گئی تو گناہگار ہونے کے ساتھ اس پر دم بھی واجب ہو جائے گا اور اب دم دینا ہی افضل ہے۔ تاہم اگر اگلے سال عمرہ کے موقع پر اسے بھی ادا کر لیا تو جائز ہے کہ اس کا وقت موقت نہیں جسکے بعد یہ ادا ہو نہ سکے۔ شرح وقایہ میں ہے: ﴿وحیضھا لا یمنع نسکا إلا الطواف﴾۔۔۔ الحیض۔۔۔ یسقط الـــــوداع۔ ترجمہ: حیض مناسک میں صرف طواف کو مانع ہے اور یہ طوافِ وداع کو ساقط کر دے گا۔ (کتاب الحج، باب الاحرام، ج2، ص 267) 27 واجباتِ حج میں ہے: اگر کوئی شخص سعی کیے بغیر میقات سے باہر چلا جاتا ہے تو اس پر دم دینا متعین ہو جائے گا البتہ بعد میں دوبارہ آکر سعی کر لیتا ہے تو دم ساقط ہو جائے گا۔ (ص64، مکتبۃ المدینہ) بہار شریعت میں ہے: سعی میں احرام یا زمانہ حج شرط نہیں۔ (حج کا بیان، جرم کا بیان، ج3، ص 1178)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

16 ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/06 جون 2023ء



حاجی کا وقوفِ مزدلفہ رہ گیا تھا

سوال: ایک حاجی رات وقوفِ مزدلفہ نہیں کیا اس کا حج مکمل ہو گیا یا کوئی پابندی ہے جو کرے؟

User Id : Allama Ahmad Faizi

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حاجی کو 9 ذوالحجہ کی مغرب کے بعد مزدلفہ جاکر عشا کے وقت میں مغرب وعشا پڑھنا واجب ہے اور یہیں دسویں کی رات گزارنا بھی سنت موکدہ ہے۔ پھر دس ذوالحجہ کو طلوع فجر سے لیکر طلوع آفتاب سے پہلے تک یہاں ایک لمحے کے لئے بھی رک گئے تو وقوفِ مزدلفہ کا وجوب ادا ہو گیا ورنہ دم لازم ہو گا اور سنت یہ ہے کہ خوب اجالا ہونے تک طلوعِ آفتاب سے پہلے تک رکا جائے۔ ہاں اگر صحیح عذر کی وجہ سے وقوف مزدلفہ ترک کیا تو کچھ واجب نہیں جیسے مریض یا عورتوں کے لئے بھیڑ کیوجہ سے یہ سخت دشوار ہو۔ درمختار میں ہے: ﴿ثم وقف﴾ بمزدلفۃ، ووقتہ من طلوع الفجر إلی طلوع الشمس، ولو مارا کما فی عرفۃ، لکن لو ترکہ بعذر کزحمۃ بمزدلفۃ لاشیء علیہ (کتاب الحج، ج2، ص512، دار الفکر) شامی میں ہے: ھذا الوقوف واجب۔۔۔ والبیتوتۃ بمزدلفۃ سنۃ مؤکدۃ إلی الفجر۔۔ ﴿قولہ ووقتہ إلخ﴾ أی وقت جوازہ. قال فی اللباب: وأول وقتہ طلوع الفجر الثانی من یوم النحر، وآخرہ طلوع الشمس منہ۔۔۔ وقدر الواجب منہ ساعۃ ولو لطیفۃ وقدر السنۃ امتداد الوقوف إلی الإسفار جدا۔۔۔ ولذا قال فی السراج إلا إذا کانت بہ علۃ أو مرض أو ضعف فخاف الزحام فدفع لیلا فلاشیء علیہ۔ (ایضا)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

23 محرم الحرام 1445ھ/10 اگست 2023ء



پہلے دن کی رمی

سوال: پہلے دن کی رمی زوال کے بعد کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

10 ذوالحجہ کی رمی کا مسنون وقت طلوعِ آفتاب سے زوال سے پہلے تک ہے، اسکے بعد غروبِ آفتاب تک مباح ، پھر اگلے دن کی طلوعِ فجر تک مکروہ ہے۔ لیکن پہلے دن کی رمی، قربانی اور حلق یا تقصیر میں ترتیب واجب ہے، رمی سے پہلے قربانی کر دی تو دم لازم آئے گا۔ بہار شریعت میں ہے: اس رَمی کا وقت آج کی فجر سے گیارھویں کی فجر تک ہے مگر مسنون یہ ہے کہ طلوع آفتاب سے زوال تک ہو اور زوال سے غروب تک مُباح اور غروب سے فجر تک مکروہ۔ یوہیں دسویں کی فجر سے طلوع آفتاب تک مکروہ اور اگر کسی عُذر کے سبب ہو مثلاً چرواہوں نے رات میں رَمی کی تو کراہت نہیں۔ (حج کا بیان، ج1، ص1140، مکتبۃ المدینہ) مراقی الفلاح میں ہے: و تقدیم الرمی علی الحلق ونحر القارن والمتمتع بینھما۔ ترجمہ: رمی کو حلق پر مقدم کرنا اور قران و تمتع والے کا انکے درمیان قربانی کرنا واجب ہے۔ (طحطاوی علی مراقی، کتاب الحج، ص729، دار الکتب العلمیہ) 27 واجباتِ حج میں ہے: قارن یا تمتع والے نے پہلے دن کی رمی، قربانی اور حلق و تقصیر میں ترتیب نہ رکھی یونہی حجِ افراد والے نے رمی اور حلق و تقصیر میں ترتیب نہ رکھی تو دم واجب ہو گا۔ (ص113، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

19 ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/09 جون 2023ء



ایام مخصوصہ میں حج

سوال: دوران حج اگر عورت کے مخصوص ایام شروع ہوگئے تو کیا طریقہ کار ہوگا؟ User Id : Haseeb Abrar

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایام مخصوصہ میں عورت حج کے مناسک میں سے علاوہ طواف تمام مناسک ادا کرسکتی ہے۔ یہ ان ایام میں احرام باندھ سکتی ہے، منٰی جاسکتی ہے، وقوف عرفہ ومزدلفہ ورمی وقربانی وتقصیر کرسکتی ہے۔ ہاں طوافِ زیارت مخصوص ایام کے بعد کرے گی اور اگر فلائٹ کا وقت آجائے تو مخصوص ایام میں ہی طوافِ زیارت کرلے کہ طوافِ زیارت جب تک نہ کیا ازدواجی تعلقات جائز نہیں ہونگے لیکن ایک بڑے جانور کی قربانی اسکے کفارے میں لازم ہوگی۔ طوافِ رخصت ان ایام کی وجہ سے ساقط ہوجاتا ہے۔ شرح وقایہ میں ہے: ﴿وحیضھا لا یمنع نسکا إلا الطواف﴾۔۔۔الحیض۔۔۔یسقط الوداع۔ ترجمہ: حیض صرف طواف کو مانع ہے اور طواف رخصت اسکی وجہ سے ساقط۔ (کتاب الحج، باب الاحرام، ج2، ص267) بہار شریعت میں ہے: عورت کو حیض یا نفاس آگیا تو ان کے ختم کے بعد طواف [زیارت] کرے۔ (حج کا بیان، ج3، ص1152) مزید ہے: طوافِ فرض ۔۔۔ حیض ونفاس میں کیا تو ایک بدنہ ہے (ص1182)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبــہ
تیمور احمد صدیقی
16 ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/06 جون 2023ء



طوافِ وداع کا وقت

سوال: ایک ہی وقت میں طوافِ زیارت کے ساتھ طوافِ وداع کرنا کیسا ہے؟

User Id : Ali Raza Fakhri

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

آفاقی حاجی پر طوافِ رخصت واجب ہے۔ طوافِ زیارت کے بعد جو طواف بھی کیا جائے وہ طوافِ رخصت ہے البتہ مستحب یہ ہے کہ طوافِ وداع واپسی پر کیا جائے۔

فتاوی حج وعمرہ میں ہے: یہ طواف آفاقی پر واجب ہے جو مفرد بالحج ہو یا قارن ہو یا متمتع ہو۔۔۔اس کے جواز کا اول وقت طوافِ زیارت کے بعد ہے۔۔۔ مستحب یہ ہے کہ جب اپنے اہل کو لوٹنے کا ارادہ کرے تو نکلتے وقت طوافِ وداع کرے۔۔۔ارکانِ حج مکمل ہونے کے بعد حاجی نے کوئی بھی طواف چاہے کسی نیت سے کیا ہو اس سے طوافِ وداع ادا ہو جاتا ہے اور افضل یہ ہے کہ جب واپسی کا ارادہ کرے تو اہتمام کے ساتھ آخری طواف کرے۔ (فتاوی حج وعمرہ، ج1، ص158، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

07ذی الحجۃ الحرام1444ھ/26جون2023ء



حالتِ احرام میں مشت زنی کا حکم

سوال: عمرے کے احرام کی نیت کے بعد کوئی اپنے ہاتھ سے غسل فرض کرلے تو کیا کفارہ ہوگا؟ User Id :Group Participant

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مشت زنی (Masturbation) حرام اور اسکے کرنے والے کو حدیث پاک میں ملعون قرار دیا گیا ہے۔ حالتِ احرام میں یہ ناپاک فعل سرزد ہوا تو دم (حرم میں ایک بکری کی قربانی) واجب ہے جسے نہ خود کھا سکتا ہے نہ اغنیاء۔ بحر میں ہے: ﴿وتجب شاة إن قبل أو لمس بشهوة﴾۔۔۔وفی المحیط محرم عبث بذکرہ فلا شیئ علیہ، وان انزل فعلیہ دم لانہ وجد قضاء الشھوۃ ترجمہ: عورت سے بوسہ یا بشہوت چھونے کے صورت میں بکری واجب ہے، اور محیط میں ہے احرام والے نے اپنے عضو خاص سے چھیڑ چھاڑ کی تو اس سے تو کچھ لازم نہیں، ہاں انزال ہو گیا تو دم واجب ہے کہ قضاءِ شہوت پائی گئی۔(بحر، باب الجنایات فی الحج، 3/16، مکتبۃ الاسلامی) بہار شریعت میں ہے: جلق سے انزال ہو جائے تو دم ہے ورنہ مکروہ اور احتلام سے کچھ نہیں۔(بہار شریعت، جرم اوران کے کفارے، 1/1180، مکتبۃ المدینہ) در مختار میں ہے: ولو أكل من غيرها ضمن ما أكل۔۔۔﴿و﴾ يتعين ﴿الحرم﴾ ترجمہ: تین کے علاوہ باقی قربانیوں میں خود کچھ کھایا تو تاوان دے گا اور قربانی حرم میں ہی لازمی ہے۔(در مع شامی، کتاب الحج، باب الھدی، 2/616، دار الفکر) اسکے تحت شامی میں ہے: كدماء الكفارات كلها۔۔۔ وكذا لو أطعم غنيا ترجمہ: باقی قربانیوں سے مراد جیسے کفاروں کی۔ اسی طرح اگر غنی کو کھلائے تو تاوان دے گا۔(در مع شامی، کتاب الحج، باب الھدی، 2/616، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

01 شعبان المعظم 1444ھ / 22 فروری 2023ء



دوسرے عمرے کے بعد حلق کرنا

سوال: جس نے عمرہ کرکے حلق کرلیا وہ دوسرا عمرہ کرکے ریزر(razor) یا ٹریمر(trimmer) سے اپنا حلق کرسکتا ہے؟

User Id : Imttiaz Attari

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پہلے عمرہ کے بعد جب مرد نے سر منڈوالیا تودوسرے عمرہ کے بعد حلق کرناواجب ہے لہذااسترہ یا ریزر پھیر لیاجائے۔جب سر پر بال موجود ہی نہیں تواب تقصیر تو ہو نہیں سکتی تو عام مشین پھروانے سے نہ تقصیر ہوئی نہ حلق کہ مشین بال کاٹتی ہے اُکھیڑتی نہیں ہے،ہاں کوئی مشین بال اکھیڑتی ہو تو حلق ہو گیا۔

27واجبات حج میں ہے:عام مشین کے ذریعے بال دور کرنا حلق نہیں کہلائے گا کیونکہ حلق کی جو تعریف بیان کی گئی ہے وہ اس طرح کی مشین سے بال صاف کرنے پر صادق نہیں آتی۔البتہ ایسی مشین استعمال کی جو بال اکھیڑتی ہو تو جداگانہ بات ہے اور بال نوچنے کا حکم بیان ہو چکا ہے۔فی زمانہ جو الیکٹرک مشینیں صفر نمبر پر بال کاٹتی ہیں وہ استرے کے قائم مقام ہیں یا نہیں؟ یہ بات قابلِ تحقیق ہے۔۔۔کسی شخص کا سر پہلے سے ہی مکمل گنجا ہے یا صبح شام عمرے کر رہا ہے اور سر پر بال بالکل نہیں ہیں اس کے باوجود بھی اس کے لیے استرہ پھروانا واجب ہے۔(27واجبات حج،ص119-118،مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

23محرم الحرام1445ھ/10اگست 2023ء



وقفہ چندہ

مسجد کی بجلی کیوں نہیں خرید سکتے

سوال: آپ نے فرمایا کہ مسجد کی بجلی پیسے دے کر بھی استعمال نہیں کر سکتے، باقی چیزوں کے بارے میں تو سمجھ آتا ہے کہ انکا ایک جسم ہے لیکن بجلی تو ایک عارضی سہولت ہے واپڈا نے سوئچ آف کیا تو ختم تو یہ ایک مجسم عارضی سہولت کی تعریف میں آگیا۔ ممنوع ماننے کے لیے کیسے استدلال کریں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اصول یہ ہے کہ جو بجلی مسجد کے میٹر سے گزر کر استعمال ہوئی وہ مسجد کی ہو گئی کہ میٹر مسجد کا ہے۔ نیز اس میں یہ فساد بھی ہے کہ اگر دوسرا استعمال کرنے والا بل نہ دے تو ادارہ مسجد سے ہی وہ بل لے گا ورنہ بجلی کاٹ دے گا۔ علمانے تو مسجد کی اشیا فروخت کرنے سے بھی منع کیا ہے حالانکہ وہاں تو ثمن فوراً مل سکتا ہے جبکہ یہاں تو بل کی رقم ہی مجہول ہے اور ایک ماہ بعد واجب الادا ہو گی۔

در مختار میں ہے: ﴿فإذا تم ولزم لا يملك ولا يملك ولا يعار ولا يرهن﴾۔ ترجمہ: وقف کے مکمل اور لازم ہونے کے بعد نہ کوئی اسکا مالک ہو سکے نہ کسی کو بنایا جا سکے نہ عاریت پر دیا جا سکے نہ رہن۔ (در مختار مع شامی، کتاب الوقف، 4/352، دار الفکر بیروت) شامی میں ہے: لایقبل التملیک لغیرہ بالبیع ونحوہ۔ ترجمہ: یعنی اب یہ بیع وغیرہ کے ذریعے کسی اور کو مالک بنانے کے قابل نہیں۔ (ایضا)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

22 محرم الحرام 1445ھ/10 اگست 2023ء



پارلر چلانے والی عورت سے چندہ لینا

سوال: ایک عورت پارلر چلاتی ہے اسکی کمائی سے مسجد کے لئے چندہ لے سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پارلر میں جائز وناجائز ہر طرح کے کام ہوتے ہیں۔ایسی آمدنی رکھنے والی عورت چندہ دے تو لینا جائز ہے کہ اس نے جو دیا صرف اس سے تو یہ بھی یقینی نہیں کہ یہ پارلر کی ہی کمائی ہے چہ جائیکہ حرام کمائی ہونا متعین ہو۔ہاں اگر وہ نوٹ دکھا کر کہے کہ یہ میں نے فلاں ناجائز کام (مثلاناجائز حد تک آئی بروز بنانے) کا عوض لیا اور اسکو چندہ میں دیتی ہوں تو اب یہاں عقد و نقد کے اجتماع کی وجہ سے چندہ لینا جائز نہیں۔فتاوی رضویہ میں ہے: وہ چٹائیاں کہ اس روپیہ سے خرید کر مسجد میں دیں ان پر اگر عقد و نقد جمع نہ ہوئے تھے تو مسجد میں ان کا لینا اور استعمال کرنا اور نماز پڑھنا سب درست ہے۔(فتاوی رضویہ،،ج23،ص333،لاہور) فتاوی فقیہ ملت میں ہے: گانجہ اور شراب کے کاروبار کرنے والوں کی اگر صرف حرام آمدنی ہے تو دینی معاملہ میں ان سے چندہ نہ لیں تاکہ ان کو عبرت ہو اور اگر حلال آمدنی بھی ہے تو ان کی رقم مسجد کے کاموں میں لگا سکتے ہیں۔(فتاوی فقیہ ملت،کتاب الوقف،باب فی المسجد،ج2،ص142،لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

08محرم الحرام1445ھ/27جولائی2023ء



مسجد کا قرآن پاک گھر لے آنا

سوال: اگر کسی کے گھر میں قران پاک نہ ہو تو مسجد سے گھر لا کر پڑھ سکتا ہے یا چھوٹے حروف والا مسجد میں رکھ کر بڑے حروف والا قران گھر میں لا کر پڑھ سکتا ہے؟

User Noman Ahmed Jat Naeemi

Id :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جو قران پاک مسجد کے لئے وقف ہوتے ہیں ہمارے عرف میں انھیں وقف کرنے والے نے مسجد میں تلاوت کرنے کے لیے ہی وقف کیا ہوتا ہے، انھیں گھر لے کر نہیں جا سکتے اور دوسرے نسخے سے تو ہر گز نہیں بدل سکتے۔ ہاں اگر کنفرم پتا ہو کہ واقف نے وقف کرتے ہوئے اسے خاص مسجد کے لئے نہیں بلکہ اہل محلہ کے لئے وقف کیا تھا جیسے بعض کتب خانوں میں ہوتا ہے تو وہاں اہل محلہ کا گھر لا کر پڑھنا بھی جائز ہے۔ عالمگیریہ میں ہے: ثم وقف المصحف۔۔۔إن وقف علی المسجد یجوز أن یقرأ فی ھذا المسجد و ذکر فی بعض المواضع لا یکون مقصورا علی ھذا المسجد۔ ترجمہ: مصحف کو مسجد پر وقف کیا تو اسی مسجد میں تلاوت جائز ہے اور بعض جگہ ہے کہ یہ اسی مسجد کے لئے خاص نہیں۔ (ہندیہ، کتاب الوقف، الباب الثانی، ج2، ص361، دار الفکر)

شامی میں ہے: شرط الواقف کنص الشارع أی فی المفھوم والدلالۃ، ووجوب العمل بہ۔ ترجمہ: واقف کی شرط مفہوم ودلالت میں شارع کی نص جیسی ہے یعنی اس پر عمل واجب ہے۔ (شامی، کتاب الوقف، ج4، ص366، دار الفکر) وقف کے شرعی مسائل میں ہے: مسجد پر قران مجید وقف کیا تو اس مسجد میں جس کا جی چاہے اس میں تلاوت کر سکتا ہے دوسری جگہ لے جانے کی اجازت نہیں کہ اس طرح وقف کرنے والے کا مقصد یہی ہوتا ہے۔ (وقف کے شرعی مسائل، ص47، مکتبہ اہلسنت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

23 محرم الحرام 1445ھ / 10 اگست 2023ء



نکاح و طلاق

غیر مسلمہ سے شادی

سوال: ایک شخص نے ایک غیر مسلم عورت سے بغیر اسلام قبول کروائے شادی کرلی اور وہ عورت اب بھی غیر مسلم ہے ایسے نکاح کی کیا حقیقت ہے؟

User Id : Adam Ali

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مسلمان مرد کا غیر مسلمہ سے کیا گیا نکاح باطل ہے، ہاں اگر وہ عورت واقعی اہل کتاب ہو تو نکاح تو ہو جائے گا لیکن بلا ضرورت یہ بھی مکروہ تحریمی ہے کہ موجودہ دور میں تمام غیر مسلم حربی ہیں۔ پھر یہ حکم بھی اس صورت میں تھا کہ وہ حقیقت میں اہل کتاب ہوں ورنہ ایک تعداد ہے جو آج دہریہ ہے جن کا خدا پر ایمان ہے نہ کتاب آسمانی پر۔ در مختار میں ہے: وصح نکاح کتابیۃ۔ (در مختار، کتاب النکاح، ج3، ص45، دار الفکر) فتح القدیر میں ہے: والأولى أن لا يفعل ولا يأكل ذبيحتهم إلا للضرورة. وتكره الكتابية الحربية إجماعا لانفتاح باب الفتنة من إمكان التعلق المستدعي للمقام معها في دار الحرب، وتعريض الولد على التخلق بأخلاق أهل الكفر۔ ترجمہ: بہتر یہ ہے کہ بلا ضرورت ان سے نکاح نہ کیا جائے نہ انکا ذبیحہ کھایا جائے۔ حربیہ سے نکاح تو بالاتفاق مکروہ ہے کہ اس سے فتنہ کا دروازہ کھلتا ہے کہ اب اسکے ساتھ تعلق دار الحرب میں اقامت کا باعث ہو سکتا ہے، پھر اس میں بچے کو کفریہ اخلاق پر پیش کرنا ہے۔ (فتح القدیر، کتاب النکاح، ج3، ص229، دار الفکر) شامی میں ہے: فقوله: والأولى أن لا يفعل يفيد كراهة التنزيه في غير الحربية، وما بعده يفيد كراهة التحريم في الحربية۔ ترجمہ: صاحب فتح کا یہ قول کہ بہتر یہ ہے کہ نکاح نہ کیا جائے غیر حربیہ میں کراہت تنزیہی کو ثابت کرتا ہے، اور مابعد حربیہ میں کراہت تحریمی کو ثابت کرتا ہے۔ (شامی، کتاب النکاح، ج3، ص45، دار الفکر بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

23 محرم الحرام 1445ھ/08 اگست 2023ء



شادی شدہ عورت کے ہاں ناجائز اولاد

سوال: شادی شدہ عورت اگر زنا کرلے اور بچہ پیدا ہو جائے تو اسکا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

شادی شدہ عورت زنا کا اقرار بھی کرلے اولاد شوہر کی ہی کہلائے گی جب تک لعان نہ ہو جائے۔ لعان کا طریقہ: قاضی کے سامنے پہلے شوہر قسم کے ساتھ چار مرتبہ سچے ہونے کی گواہی دے اور پانچویں مرتبہ جھوٹے ہونے کی صورت میں اپنے اوپر لعنت بھیجے پھر عورت چار مرتبہ شوہر کے جھوٹے ہونے کی گواہی اور پانچویں مرتبہ اپنے آپکو جھوٹا ہونے کی صورت میں غضب کی مستحق ٹھہرائے۔۔ بخاری شریف میں ہے: الولد للفراش وللعاهر الحجر۔ (کتاب الحدود، للعاھر الحجر، 4/430، حدیث: 6818، مصر) فتاوی رضویہ میں ہے: ذاتِ زوج کا حمل زوج کا ہی ٹھہرتا ہے۔ (کتاب النکاح، 11/296) فتاوی فیض رسول میں ہے: ہندہ اگر زنا کا اقرار کرے تو اسے علانیہ توبہ واستغفار کرایا جائے۔۔۔ مگر اس اقرارِ زنا سے لڑکا ولد الزنا نہیں قرار دیا جائے گا لڑکا بہرحال اسکے شوہر ہی کا ٹھہرایا جائے گا۔ (ج2، ص237، لاہور) بہار شریعت میں ہے: لعان کے لئے شرطیں: نکاح صحیح ہو، زوجیت قائم ہو، دونوں آزاد، عاقل، بالغ، مسلمان، ناطق، ہوں، کسی کو حد قذف نہ لگی ہو، مرد نے گواہ نہ پیش کئے ہوں، عورت زنا سے انکاری ہو، مرد نے عورت پر زنا کی تہمت لگائی یا اولاد کا انکار کیا ہو، دار الاسلام ہو، عورت قاضی سے مطالبہ کرے، شوہر تہمت کا اقرار کرے یا اس پر گواہ ہوں۔ (ملخصاً بہار شریعت، 8/223)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

11 ذی قعدۃ المکرمۃ 1444ھ/31 مئی 2023ء



جھوٹا اقرار طلاق

سوال: زید کی اپنی زوجہ سے علیحدگی ہوگئی اس نے طلاق کا مطالبہ کیا لیکن زید نے طلاق نہیں دی۔ پھر ایک دن زید کے دوست بکر نے اس سے پوچھا: تم نے اپنے فیس بک اکاونٹ پر پہلے Married لکھا ہوا تھا اب Single لکھ دیا ہے خیریت؟ زید نے کہا: I am divorced بکر: تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ زید: اس نے مانگی تو دینی پڑی۔ کیا ان جملوں سے طلاق واقع ہوگئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

زید نے جب طلاق کا جھوٹا اقرار کیا تو طلاق واقع ہوگئی۔

شامی میں ہے: ولو أقر بالطلاق کاذبا أو ھازلا وقع قضاء۔ ترجمہ: مذاق یا جھوٹ میں طلاق کا اقرار کیا تو قضاء ہوگئی۔ (شامی، کتاب الطلاق، 3/236، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

02 ذی قعدۃ المکرمۃ 1444ھ / 22 مئی 2023ء



جنت میں ازواج واولاد

سوال: جنت میں میاں بیوی ازدواجی تعلقات قائم کریں گے اور کنواروں کیلئے کیا ہو گا؟ User Id : Hafiz Rafaqat

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جنت کے معاملات کو دنیا پر قیاس نہیں کر سکتے، احادیث میں جو آیا ہم اسکے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں باقی کیا کیسے ہو گا یہ وہاں جاکر ہی پتا چلے گا کہ اس تک ہماری عقل کو رسائی نہیں۔ جنت میں ادنی مرد کو بہتر ازواج ملیں گے جن میں دو حور عین، انکے علاوہ اسکی دنیا کی وہ ازواج جو موت کے وقت حق نکاح میں تھیں، کنواری مسلمان عورتیں، یا جن کے شوہر غیر مسلم تھے۔ اولاد کی خواہش ہوتے ہی ایک لمحے میں جوان اولاد عطا ہو جائے گی۔ مرد کو سو آدمیوں جتنی طاقت ملے گی، عورت کے پاس جب بھی جائے گا اسے کنوارا پائے گا لیکن تکلیف کسی نہ ہو گی۔ ترمذی شریف میں ہے: أدنى أهل الجنة الذی له۔۔۔ اثنتان وسبعون زوجة۔ (ترمذی، صفۃ الجنۃ، ج4، ص695، ح2562) مزید ہے: المؤمن إذا اشتهى الولد في الجنة كان حمله ووضعه وسنه في ساعة كما يشتهي (ح2563) مزید ہے: يعطى المؤمن في الجنة قوة كذا وكذا من الجماع۔۔۔ يعطى قوة مائة۔ (صفۃ جماع اہل الجنۃ، ص677، ح2536) الترغیب والترهیب میں ہے: ولا یاتیها مرة الاوجدها عذراء ما يفتر ذكره ولا يشتكي قبلها۔ (ج4، ص298) مراۃ المناجیح میں ہے: [72 ازواج] میں سے دو تو حور عین ہیں، باقی دنیا کی وہ بیوی جو اس جنتی کے نکاح میں یا حق نکاح میں فوت ہوئی اور وہ عورت جو کنواری مری یا جس کا خاوند کافر مرا یہ مؤمنہ مری۔۔۔ یہاں مرقات نے کہا کہ دو بیویاں دنیا کی عورتیں اور ستر بیویاں حور۔ (مراۃ المناجیح، باب صفۃ الجنۃ واھلھا، ج7، ص371، مکتبہ قادریہ) مزید ہے: وہاں صحبت میں منی خارج نہیں ہو گی کہ یہ گندگی ہے۔۔۔ ہوا خارج ہو گی۔ (ص362)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

11 ذی قعدۃ المکرمہ 1444ھ/31 مئی 2023ء



قسم ومنّة

کسی کو ذلیل کرنے کی قسم کھانا

سوال: کسی نے دوسرے کو کہا کہ اللہ کی قسم میں تمھیں ذلیل ورسوا کرونگا یا ایسی ہی دیگر قسمیں جن پر کسی کا برا کرنے کی قسم لی گئی ہو اور بعد میں انسان ویسا عمل نہ کرے تو ایسی قسم کا کفارہ لازم ہو گا یا عمل کو مکمل کرنا ہو گا؟ User Id: Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کسی مسلمان کو بلاضرورت شرعیہ ذلیل ورسوا کرنا سخت حرام ہے۔اگر کسی نے ایسی قسم کھالی تو وہ قسم کا کفارہ دے اوراس عمل سے اجتناب کرے۔ قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مساکین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا جائے یالباس مہیا کیا جائے اگر ان پر قادر نہ ہو تو تین لگاتار روزے رکھے۔ ملتقی الابحر میں ہے: ومنھا ما یجب فیہ الحنث کفعل المعاصی وترک الواجبات ترجمہ: بعض وہ قسمیں ہیں جنہیں توڑنا واجب ہے جیسے گناہ کرنے یا واجبات چھوڑنے کی قسمیں۔(ملتقی الابحر، کتاب الایمان، ص262، دارالکتب العلمیہ) اسی میں کفارے کے متعلق ہے: وھی عتق رقبۃ أو إطعام عشرۃ مساکین ۔۔۔ أو کسوتھم کل واحد ثوبا یستر عامۃ بدنہ والصحیح فلا یجزئ السراویل فإن عجز عن أحدھا عند الأداء صام ثلاثۃ أیام متتابعات ترجمہ: غلام آزاد کرنا یا دس مساکین کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا اور ہر کپڑا اتنا ہو جس سے عام بدن ڈھک جائے تو صرف شلوار کافی نہیں صحیح قول کے مطابق۔اگر ان سے بھی عاجز ہو تو تین لگاتار روزے رکھے گا۔(ایضا)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

26 محرم الحرام 1445ھ/13 اگست 2023ء



دل میں منت ماننا

سوال: زید نے منت مانی اگر اسکا کام ہو گیا تو وہ اتنا روپیہ صدقہ کرے گا، زید کا کام ہو گیا مگر اب وہ کہتا ہے کہ میں نے الفاظ تو ادا کیے تھے مگر میرے کانوں تک انکی آواز ہی نہیں گئی اسلئے منت پوری کرنا واجب نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

منت کے واجب ہونے کے لئے زبان سے اتنی آواز سے کہنا ضروری ہے کہ کوئی مانع جیسے شور یا سماعت میں کمی نہ ہوتی تو خود سن سکتا، اگر مانع کی وجہ سے سن نہ سکا تو منت واجب ہے۔ ہاں زبان تو ہلائی لیکن آواز اتنی نکلی ہی نہیں کہ کوئی رکاوٹ نہ ہوتی تو سن سکتا تو اس منت کو پورا کرنا واجب نہیں۔ فتاوی رضویہ میں ہے: اگر نہ یہ منت ہے نہ زکوۃ بلکہ یونہی دل میں نیت کرلی یا بے الفاظِ نذر زبان سے کہہ لیا ہے کہ اپنے منافع تجارت سے سولہواں حصہ نیک کاموں مین اللہ تعالی کے لئے صرف کروں گا، جب تو اس سے محفل میلاد شریف اور گیارہویں شریف اور افطاری سب کچھ کر سکتا ہے۔۔۔ اور اگر خاص منت کے لفظ زبان سے ادا کر لئے ہیں مثلا کہا مجھ پر اللہ تعالی کے لیے واجب ہے کہ اپنے منافع کا سولہوں حصہ اللہ تعالی کے نام پر تصدق کروں تو نہ والدین کو دے سکتا ہے نہ سادات کو اگرچہ محتاج ہوں نہ کسی غنی کو اگرچہ عالم ہو، ہاں صرف محتاجوں کو دینا لازم ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج13، ص605، لاہور) بہار شریعت میں ہے: اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور وغل یا ثقل سماعت بھی نہیں، تو نماز نہ ہوئی۔۔۔ یونہی جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے، اس سے یہی مقصد ہے کم سے کم اتنا ہو کہ خود سن سکے۔

(بہار شریعت، ج1، ح3، ص516، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

23 محرم الحرام 1445ھ/08 اگست 2023ء



روزے کی منت والے دن ایام مخصوصہ

سوال: ایک خاتون نے 9،10 محرم کے روزے کی منت مانی لیکن بوجہ ایام مخصوصہ نہ رکھ سکی تو کیا حکم ہے؟

User Id : Roshan Maan

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کوئی عورت کسی دن روزہ رکھنے کی منت مانے اور بوجہ ایام مخصوصہ کے روزہ نہ رکھ سکے تو اس روزہ کی قضا کرنا ہوگی لہذا اس عورت پر پاکی کے ایام میں دو روزوں کی قضا لازم ہے۔ فتاوی عالمگیریہ میں ہے: وإذا أوجبت المرأة على نفسها صوم سنة بعينها قضت أيام حيضها؛ لأن تلك السنة قد تخلو عن أيام الحيض فصح الإيجاب كذا في فتاوى قاضي خان. ترجمہ: اگر کسی عورت نے اپنے اوپر کسی معین سال کے روزے رکھنے کی منت مانی تو ایام حیض کے قضا کرے گی کہ وہ سال کبھی ایام حیض سے خالی ہو جاتا ہے تو روزوں کا وجوب درست ہو جائے گا ایسا ہی فتاوی قاضی خان میں ہے۔(ہندیہ، باب السادس فی النذر، ج1، ص210، دار الفکر بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

19 محرم الحرام 1445ھ/05 اگست 2023ء



عاشورہ والے دن منت کا روزہ

سوال: کیا پہلے والی منت کا روزہ اور 9 اور 10 محرم کا روزہ اکٹھی نیت کے ساتھ رکھ سکتے ہیں؟ User Id : Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ پہلے سے غیر معین روزہ رکھنے کی منت مانی ہوئی ہے، خاص 10،9 محرم کے روزے کی منت نہیں تھی تو اسے نذر مطلق کا روزہ کہتے ہیں جیسے کسی نے کہا ہو کہ اللہ کے لئے مجھ پر دو روزے رکھنا واجب ہے یا میرا فلاں کام ہو گیا تو دو روزے رکھوں گا اس دوسری صورت میں شرط پائے جانے کے بعد منت واجب ہو گی۔ نذر مطلق کے روزوں کا حکم یہ ہے کہ خاص منت کی نیت سے ہی روزہ رکھنا ہو گا نفلی نیت کے ساتھ یہ روزہ ادا نہیں ہو گا، منت کے روزے کی نیت کرنے کے بعد طلوع فجر سے پہلے نیت تبدیل بھی نہ کی ہو کہ طلوع فجر اسی نیت کے ساتھ ہو۔ بہر حال اگر کسی نے منت اور نفل دونوں کی اکٹھی نیت کر لی تو منت کا روزہ ادا ہو جائے گا۔ مراقی میں ہے: مايشترط له تعيين النية وتبييتها۔۔۔ فهو۔۔۔ النذر المطلق۔۔۔ فلم تتأدى إلا بنية مخصوصة مبيتة أو مقارنة لطلوع الفجر ۔۔۔ ويشترط الدوام عليها فلو رجع عما نوى ليلا لم يصر صائما (طحطاوی علی مراقی، کتاب الصوم، ص 645، دار الکتب العلمیہ)

ہندیہ میں ہے: ومتى نوى شيئين مختلفين متساويين في الوكادة والفريضة، ولا رجحان لأحدهما على الآخر بطلا، ومتى ترجح أحدهما على الآخر ثبت الراجح كذا في محيط السرخسي (ہندیہ، کتاب الصوم، ج 1، ص 196، دار الفکر بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

19 محرم الحرام 1445ھ/05 اگست 2023ء



ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو روزہ کی منت

سوال: ایک خاتون نے منت مانی کہ میری ماں کی طبیعت ٹھیک ہوگئی تو ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو روزہ رکھوں گی۔ پھر ماں کی طبیعت ٹھیک ہونے کے بعد روزے رکھے بھی لیکن بعد میں نہیں رکھ پاتی تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جب منت کو کسی ایسے کام پر معلق کیا جائے جس کے ہوجانے کی خواہش بھی ہو تو کام پورا ہونے پر اس منت کو پورا ہی کرنا ہوگا اسکا کفارہ دینا جائز نہیں ہے۔ جب اس عورت کی نیت اب سے ہر ماہ روزہ رکھنے کی تھی جیسے اس کے سوال سے ظاہر ہے تو ہر ماہ کی گیارہ کو روزہ رکھنا ہوگا اور جتنے روزے رہ گئے انکی قضا بھی کرنی ہوگی، ہاں جب یہ عمر کے اس حصے کو پہنچ جائے کہ روزہ یا قضا کی اب کبھی طاقت نہ ہو تو ہر روزے کا کفارہ دینا ہوگا۔ فتاوی عالمگیریہ میں ہے: إذا نذر أن يصوم كل خميس يأتي عليه فأفطر خميسا واحدا فعليه قضاؤه كذا في المحيط. ولو أخر القضاء حتى صار شيخا فانيا۔۔۔ فله أن يفطر ويطعم لكل يوم مسكينا على ما تقدم، وإن لم يقدر على ذلك لعسرته يستغفر الله إنه هو الغفور الرحيم، ولو لم يقدر لشدة الزمان كالحر فله أن يفطر وينتظر الشتاء فيقضي كذا في فتح القدير. ترجمہ: اگر کسی نے ہر جمعرات کو روزہ رکھنے کی منت مانی اور کسی ایک دفعہ روزہ چھوڑ دیا تو اسکی قضا کرے، اور اگر قضا نہ کی اور شیخ فانی ہوگیا تو وزہ چھوڑ کر ہر ایک کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے، اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو اللہ سے معافی مانگے کہ وہ غفور اور رحیم ہے، اور اگر شدت زمان جیسے گرمی کیوجہ سے قادر نہ ہو تو سردی کا انتظار کرکے اس میں قضا کرے۔ (ہندیہ، باب السادس فی النذر، ج1، ص209، دار الفکر بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

19 محرم الحرام 1445ھ/05 اگست 2023ء



عورت نے مزار پر دیگ چڑھانے کی منت مانی

سوال: میری والدہ نے منت مانی تھی کہ طبیعت ٹھیک ہوئی تو میں فلاں اللہ کے ولی کے مزار پر جاکر دیگ دوں گی تواب وہ مجھے کہہ رہی ہیں کہ میرے ساتھ چلو تو کیا میں ان کو لیکر جا سکتا ہوں؟

User Id : Umair Rajpoot

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مزار پر دیگ چڑھانے کی منت شرعی منت نہیں یعنی اسکا پورا کرنا واجب نہیں کہ منت واجبہ کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ اسکی جنس سے کوئی عبادت واجب ہو، نیز عورتوں کا مزارات پر جانا ممنوع ہے۔ہاں دیگ چڑھانے کا مطلب ہے وہاں پر موجود زائرین کو کھانا کھلانا اور یہ ثواب کا کام ہے لہذا آپ چاہیں تو خود جاکر اسکا اہتمام کردیں والدہ کو جانا منع ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارھویں کی نیاز دِلانے یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ۔۔۔یا محرم کی نیاز یا شربت یا سبیل لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منّت مانی تو یہ شرعی منّت نہیں مگر یہ کام منع نہیں ہیں کرے تو اچھا ہے۔ہاں البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلاف شرع اوسکے ساتھ نہ ملائے۔(بہار شریعت، منت کا بیان، ج2، ص320، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبــہ
تیمور احمد صدیقی
11ذی قعدۃ المکرمۃ1444ھ/31مئی2023ء



خرید و فروخت

بانڈز (Bonds)

سوال: بنک سے پرائز بانڈ خریدنے پر 5% منافع ملتا ہے۔ تو اگر منافع نہ لیا جائے یا کسی شرعی فقیر کو دے دیا جائے تو بانڈ خرید سکتے ہیں کہ جب ہمارا نمبر نکل آئے تو انعام حاصل کر لیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

کوئی بھی ایسا بانڈ جس میں مشروط نفع دیا جائے وہ سودی بانڈ ہے جیسے گورنمنٹ سے جاری ہونے والا پریمیم بانڈ اور دیگر اداروں کی طرف سے جاری ہونے والے بانڈز جن پر coupon کے نام سے نفع ملتا ہے۔ یہاں رقم کے بدلے ایک سرٹیفکیٹ دے دیا جاتا ہے، مقصود قرض ہی ہوتا ہے اور پھر سہ ماہی، شش ماہی یا سالانہ مشروط نفع ملتا رہتا ہے۔ اسے اس نیت سے لینا بھی جائز نہیں کہ رقم صدقہ کردی جائے گی کہ سود لینا ہی جائز نہیں۔ جبکہ گورنمنٹ کی طرف سے جاری ہونے والے عام پرائز بانڈ کو خریدا جاتا ہے اسکی اپنی حیثیت ثمن کی سی ہے کہ بطور کرنسی بھی تاجر اسے استعمال کرتے ہیں اور بانڈ کے ضائع ہونے پر نوٹ کی طرح ادارہ اسکا ذمہ دار بھی نہیں ہوتا۔ اس میں جوے کی طرح مال ضائع ہونے کا اندیشہ بھی نہیں ہوتا لہذا جب کبھی کسی کا لاٹری میں انعام نکلے اسکے لئے یہ نفع حلال ہے۔ شامی میں ہے: ﴿قوله كل قرض جر نفعا حرام﴾ أي إذا كان مشروطا۔۔۔ وإن لم يكن النفع مشروطا في القرض، فعلى قول الكرخي لا بأس به ترجمہ: جو قرض نفع لائے وہ حرام ہے یعنی جب مشروط ہو اور اگر مشروط نہ ہو تو حرج نہیں۔ (فصل فی القرض، ج5، ص166، بیروت) فتاوی خلیلیہ میں پرائز بانڈ کے بارے میں ہے: بونڈ کی رقم جائز ہے کہ یہ بطور انعام کے ہے۔ (باب البیع والشراء، ج3، ص64، ضیاء القرآن)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

24 ذی الحجۃ الحرام 1444ھ/13 جولائی 2023ء



ڈیویڈنڈ شئیرز (Dividend)

سوال: سٹاک مارکیٹ میں ڈیویڈنڈ شئیرز لینا کیسا ہے؟

User Id :Syed M Usama

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مروجہ کمپنیوں کے سٹاکس میں انویسٹ کرنا جائز نہیں کہ ترجیحی حصص(preferred shares)تو متعین نفع (dividend)یعنی سود پر مشتمل ہوتے ہیں جبکہ مساواتی حصص (equity shares)والے کو ڈیویڈنڈ دینا اگرچہ کمپنی کی صوابدید پر ہوتا ہے لیکن یہ کمپنیوں میں ہونے والے تمام عقود فاسدہ ورنہ کم از کم اس سودی معاونت پر مشتمل ضرور ہوتے ہیں کہ اگر کمپنی کو نقصان ہوا تو ترجیحی حصص والے کے سودی ڈیویڈنڈ کی رقم یہ برداشت کریں گے۔قران پاک میں ہے:وَ لَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَ الۡعُدۡوَانِ ترجمہ:گناہ و زیادتی پر باہم مدد نہ کرو۔(القران،المائدہ،2)حدیث پاک میں ہے:کل قرض جر منفعۃ فھو ربا ترجمہ:ہر وہ قرض جو نفع کا باعث بنے سود ہے۔(کنز العمال،6/238،حدیث:15516،بیروت)شئیرز کا کاروبار میں ہے: کمپنی خسارے کی صورت میں اپنے ذمہ کا سود ادا کرنے کے لئے ہر شریک سے کچھ نہ کچھ لیتی ہے،تو یہ جانتے ہوئے کمپنی میں شرکت قبول کرنا ایک ناجائز کام میں تعاون کا ذریعہ ہوا،اس لئے کمپنی کا شریک بننا ناجائز ہے۔(ص59،لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

27ذی الحجۃ الحرام1444ھ/16جولائی2023ء



میوچل فنڈز (Mutual funds)

سوال: میوچل فنڈز میں انویسٹمنٹ کرنا کیسا ہے؟

User Id :Syed M Usama

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

میوچل فنڈز کسی ادارہ کا لوگوں سے پیسہ لیکر قائم کردہ ایک ایسا فنڈ ہے جو مختلف کمپنیوں کے سٹاکس (equity)، قرض (debt) یا ان دونوں کا مجموعہ (hybrid) ہوتا ہے۔ یہ ادارہ اس پول سے ہونے والے نفع میں سے مخصوص رقم رکھ کر باقی انویسٹر کو دے دیتا ہے۔ شریعت میں مضاربت ومشارکت کی اپنی شرائط ہیں جو یہاں مفقود ہوتی ہیں۔ قرض دے کر (debt instruments) نفع حاصل کرنا تو خالص سود ہے جبکہ مروجہ سٹاکس بھی دیگر مفاسد کے ساتھ ساتھ کم از کم سودی معاونت پر ضرور مشتمل ہوتے ہیں۔ یہ سب جانتے ہوئے میوچل فنڈز میں انویسٹ کرنا جائز نہیں۔

حدیث پاک میں ہے: کل قرض جر منفعة فهو ربا ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع کا باعث بنے سود ہے۔ (کنز العمال، 6/238، حدیث: 15516، بیروت) فتاوی رضویہ میں ہے: حصہ داروں کو جو منافع سود دیا جاتا ہے وہ بھی حرام ہے۔ (ج17، ص364، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

27 ذی الحجۃ الحرام 1444ھ/16 جولائی 2023ء



فون پر کرنسی خریدنا

سوال: کوئی مقام جو 800 کلو میٹر دور ہو وہاں فون کے ذریعے ریال یا درہم خرید سکتے ہیں پھر کسی جانے والے کے ہاتھ وہاں پیسے دیکر منگوالیے جائیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اصولی طور پر مختلف ممالک کی کرنسیاں ایک ہی جنس ہیں، انکو ہاتھوں ہاتھ خریدنا بیچنا ضروی ہے اس لئے وکیل کے ذریعے ہی انکی خرید وفروخت کی جائے۔ بھیجے جانے والے شخص کی حیثیت خریدار کے وکیل کی سی ہو جو مالک کی طرف سے ایک ہی مجلس میں روپے دیکر درہم یا ریال خریدلے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: ان علۃ حرمۃ الربا القدر المعھود بکیل او وزن مع الجنس فان وجدا حرما الفضل والنساء وانعدما حلا وان وجد احدھما حل الفضل وحرم النساء۔۔۔ ولا قدر للنوط اصلا لا مکیل ولا موزون

ترجمہ: حرمت ربا کی علت وہ خاص اندازہ یعنی ناپ یا تول ہے اتحاد جنس کے ساتھ، تو اگر قدر و جنس دونوں پائی جائیں تو بیشی اور ادھار دونوں حرام ہیں، اور اگر وہ دونوں نہ پائی جائیں تو حلال ہیں، اور اگر دونوں میں سے ایک پائی جائے تو بیشی حلال ہے اور ادھار حرام ہے۔ اور نوٹ نہ تول کی نہ ناپ کی۔ (فتاوی رضویہ، کفل الفقیہ الفاھم، ج17، ص446-447، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

14 محرم الحرام 1445ھ/02 اگست 2023ء



قرض و سود

ادھار لیکر چیز خریدنا اور کرایہ دینا

سوال: زید عمر سے 30000 ادھار لیتا ہے اور اس سے مشین خریدتا ہے پھر ہر ماہ عمر کو 2000 دیتا ہے؛ 1000 روپے مشین کا کرایہ اور 1000 روپے مشین کی قیمت یہ 30 ماہ تک دیتا ہے اسکے بعد یہ مشین زید اپنی ملک میں لیتا ہے۔ کیا یہ درست ہے؟

User Id : Faisal Attari

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب زید نے عمر سے 30000 بطور قرض لیے تو قبضے کے بعد یہ انکا مالک ہو گیا۔ اب ان پیسوں سے خریدی گئی مشین اسکی ملکیت ہے، عمر اسکا کرایہ نہیں لے سکتا۔ یہاں جواز کی صورت ایک یہ بھی ہے کہ عمر 30000 والی مشین خرید کر قبضہ کر لینے کے بعد زید کو 60000 روپے کی بیچ دے جس میں ہر ماہ 2000 روپے دینا مقرر ہو۔ ہدایہ میں ہے: ﴿ویملک﴾ المستقرض ﴿القرض بنفس القبض﴾۔ ترجمہ: قرض لینے والا قبضہ کرنے سے مال کا مالک ہو جاتا ہے۔ (فتح القدیر، کتاب البیوع، فی القروض، ج5، ص164، دار الفکر) فتح القدیر میں ہے: التأجیل فی الثمن یصح إذا کان الأجل معلوما ھو فی الثمن الدین﴾۔ ترجمہ: قیمت دینے میں مدت مقرر کرنا درست ہے جبکہ مدت معلوم ہو تو یہاں قیمت خریدار کے ذمہ واجب الادا ہو گی۔ (فتح القدیر، کتاب البیوع، بیع الفاسد، ج6، ص453، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

07 ذی قعدۃ الحرام 1444ھ / 27 مئی 2023ء



قرض پر روم لیکر رینٹ پر دینا

سوال: ممبئ میں کافی لوگ زیادہ ڈپازٹ مثلا پانچ دس لاکھ دیکر روم لیتے ہیں اور پھر دوسروں کو دس پندرہ ہزار کرائے پر دے دیتے ہیں پھر جب روم واپس کرکے اپنا ڈپازٹ پیسہ واپس لے لیتا ہے۔ User Id : Abraham

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کوئی شخص ڈپازٹ کے بدلے روم وغیرہ کو فری بلکہ اس کی وجہ سے کم قیمت پر ہی حاصل کرے تو یہ سود ہے کہ ڈپازٹ کی حیثیت قرض کی ہے اور قرض پر نفع سود ہے۔اسی طرح قرض کے بدلے کمرہ یا گھر یا زمین وغیرہ بطور گروی لیکر اس سے نفع اٹھانا چاہے خود استعمال کر کے ہو یا آگے کرائے پر چڑھا کر یہ بھی سود ہے۔

حدیث پاک میں ہے: کل قرض جر منفعۃ فھو ربا ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع کا باعث بنے وہ سود ہے۔(کنز العمال،6/238،حدیث:15516،بیروت)

فتاوی مصطفویہ میں ہے: قرض دے کر اس پر نفع لینا نرا سود ہے۔(فتاوی مصطفویہ، باب الربو، ص405، شبیر برادرز لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ
تیمور احمد صدیقی
01ذی قعدۃ المکرمۃ 1444ھ/21 مئی 2023ء



گندم قرض لینا

سوال: گندم لی اور کچھ دن بعد اتنی ہی واپس کی تو کیا یہ سود نہیں کہ گندم تول کے بکتی ہے تو جنس و قدر جمع ہونے کی وجہ سے ادھار سود ہونا چاہئے؟

User Id : Anonymous Participant

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

گندم کو تول یا مانپ کر قرض لینا جائز ہے کہ گندم مثلی چیز ہے جسے قرض لینا جائز ہے اور اتنی ہی واپس لوٹانی ہو گی ،اگر زیادہ لوٹانا شرط تھا تو سود ہے کہ قرض پر نفع ہے۔ہاں گندم کی گندم سے بیع ہوئی (Barter sale) تو برابری کے ساتھ نقد ہی تبادلہ ضروری ہے کہ جنس وقدر (مانپ، تول) دونوں موجود ہیں۔ محیط برھانی میں ہے: کل شیء یکال أو یوزن نحو الحنطۃ والشعیر والسمسم والتمر والزبیب جاز استقراضہ۔ ترجمہ: تول اور مانپ کر بکنی والی چیزیں جیسے گندم، جو، تل، کھجور اور کشمش انھیں قرض لینا جائز ہے۔(محیط برھانی، کتاب البیوع، فصل فی القروض، ج7، ص124، دار الکتب العلمیہ) بہار شریعت میں ہے: قدر و جنس دونوں موجود ہوں تو کمی بیشی بھی حرام ہے (اس کو ربا الفضل کہتے ہیں) اور ایک طرف نقد ہو دوسری طرف ادھار یہ بھی حرام (اس کو ربا النسیہ کہتے ہیں) مثلاً گیہوں کو گیہوں، جو کو جو کے بدلے میں بیع کریں تو کم و بیش حرام اور ایک اب دیتا ہے دوسرا کچھ دیر کے بعد دے گا یہ بھی حرام۔(بہار شریعت، بیوع، سود، ج2، ح11، ص769، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

06ذی قعدۃ المکرمۃ 1444ھ/26 مئی 2023ء



قرض اور کرنسی کی ڈیویلیویشن

سوال: میں نے کسی سے 70000 ادھار لیا تھا اس وقت سونے کی قیمت 35000 فی تولہ تھی اب مجھے 70000 ہی لوٹانے ہونگے یا دو تولے سونے کی قیمت لوٹانی ہو گی وہ شخص سونے کی قیمت کا مطالبہ کر رہا ہے حالانکہ اس وقت ایسا طے بھی نہیں ہوا؟

User Id : Anonymous Participant

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب آپ نے 70000 لئے تھے تو یہی واپس لوٹانے ہونگے کہ قرض میں اس کی مثل کا لوٹانا ہی واجب ہوتا ہے، سونے کی قیمت یا کرنسی کی ویلیو کم ہو جانے کی وجہ سے زیادہ واپس کرنے کا اعتبار نہیں ہو گا۔

بہار شریعت میں ہے: قرض کا حکم یہ ہے کہ جو چیز لی گئی ہے اس کی مثل ادا کی جائے لہذا جس کی مثل نہیں قرض دینا صحیح نہیں۔(بہار شریعت، کتاب البیوع، قرض کا بیان، جلد 2، ح 11، ص 761، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

10 شوال المکرم 1444ھ/30 اپریل 2023ء





شرکت (Partnership)

سوال: دو بھائیوں نے ملکر کام شروع کیا ہو اور ایک بھائی کی انویسٹمنٹ زیادہ ہو اور دوسرے کی کم ہو تو کیا اس میں جو اخراجات ہوں گے وہ سیل ہونے کے بعد دیکھا جائے گا کہ کس کی سیل کتنی ہے اس حساب سے نکالے جائیں گے یا انویسٹمنٹ کے لحاظ سے نکالے جائیں گے جو کہ پہلے سے ہی پتا ہے؟

User Id :Ghulam Murtaza

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پارٹنر شپ میں الگ الگ سیل نہیں دیکھی جاتی بلکہ کوئی کام کم کرے یا زیادہ اسکا حصہ اتنا ہی رہتا ہے جتنا طے ہوا تھا نیز نفع کو تناسب میں طے کرنا ضروری ہے۔ یہ نفع کلوزنگ کے وقت اصل مال میں سے مصارف نکالنے کے بعد ہوگا۔ نقصان بہرحال انویسٹمنٹ کے تناسب کے اعتبار سے ہی ہوگا۔ بحر میں ہے: ﴿قوله وتصح مع التساوى فى المال دون الربح وعكسه﴾ ۔۔۔قوله ﷺ ‹‹الربح على ما شرطا والوضيعة على قدر المالين›› وقيده فى التبيين وفتح القدير بأن يشترطا الأكثر للعامل منهما۔ ترجمہ: شرکت مال میں برابری اور نفع میں برابری نہ ہونے اور اسکے عکس کے ساتھ بھی جائز ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: نفع بقدر شرط اور نقصان بقدر مال ہوگا۔ تبیین وفتح میں اس جواز کو مقید کیا کہ جب نفع انھوں نے کام کرنے والے کے لئے زیادہ شرط کیا ہو۔ (کتاب الشرکۃ، ج5، ص189، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

14 محرم الحرام 1445ھ/02اگست 2023ء



اجاره

ملازمین کے لئے میڈیکل انشورنس

سوال: کمپنیز اپنے ملازمین کے لئے میڈیکل انشورنس کرواتی ہیں کیا وہ لینا جائز ہے؟ User Id : Anonymous participant

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر ملازم کسی طور پر غیر جبری براہ راست میڈیکل انشورنس پالیسی کروانے میں شامل ہو جیسے وہ فارم فل کرے یا فارم پر سائن کرے تو یہ جائز نہیں ہے کہ اس انشورنس کی حیثیت جوے کی سی ہے کہ اگر بیمار پڑ گئے تو جمع کروئی گئی رقم سے زیادہ علاج کی سہولت مل جائے گی ورنہ پیسہ ڈوب جائے گا یہ حرام ہے۔ نیز کمپنی ملازم کی تنخواہ میں سے یا اسکی اجازت سے خود انشورنس کمپنی کو رقم جمع کروائے گی، یہ ایک ناجائز کام میں تعاون ہے، ایسے معاہدے کو فسخ کرنا ضروری ہے اور صرف اپنے جمع کروائے گئے پیسے واپس لینا جائز ہے۔ قران پاک میں ہے: اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ترجمہ: بے شک شراب، جوا، بت، قسمت کے تیر ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ (المائدہ، ایت:90) مزید ہے: وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ترجمہ: گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو۔ (المائدہ، ایت:2) فتاوی رضویہ میں بیمہ کے بارے میں ہے: یہ بالکل قمار ہے اور محض باطل کہ کسی عقد شرعی کے تحت داخل نہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج17، ص367، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

16 محرم الحرام 1445ھ / 04 اگست 2023ء



ملازمین کے لئے میڈیکل کی سہولت

سوال: کمپنیز اپنے ملازمین کے لئے میڈیکل کی سہولت دیتی ہیں کیا وہ لینا جائز ہے؟

User Id : Anonymous participant

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ملازم کے انشورنس پالیسی پر کسی طور پر رضامندی کئے بغیر جو ادارے بلا امتیاز اپنے ملازمین کو میڈیکل الاونس، میڈیکل بلز کی ادائیگی (Reimbursement) یا کسی مخصوص ہسپتال سے علاج کی فری سہولیات دیتے ہیں یہ ملازمین کے لئے جائز ہیں کہ یا تو یہ تنخواہ کا ہی حصہ ہوتے ہیں یا ادارے کی طرف سے امداد۔

فتاوی رضویہ میں ہے: اور اگر یہ کچھ نہیں کہہ سکتا نہ اسے خبر کہ خالص مال جو اسے دیا جاتا ہے یہ کس قسم کا ہے، تو اس صورت میں فتوی جواز ہے کہ اصل حلت ہے، جب تک خاص اس مال کی حرمت نہ ظاہر ہو لینے سے منع نہ کریں گے۔ (فتاوی رضویہ، ج23، ص515، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

16 محرم الحرام 1445ھ/04 اگست 2023ء



بنک مینیجر کے بچوں کو ٹیوشن پڑھانا

سوال: بنک مینیجر کے بچوں کو ٹیوشن پڑھا کر فیس لینا ہمارے لئے جائز ہے؟

User Id : سگہ طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

یوں ٹیوشن پڑھانے کی فیس لینا جائز ہے کہ بینک مینیجر کی تنخواہ حرام ہونا ضروری نہیں، نیز بالفرض حرام بھی ہو تو ضروری نہیں یہ جو فیس دے یہ وہی حرام مال ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: فتوی جواز ہے کہ اصل حلت ہے، جب تک خاص اس مال کی حرمت نہ ظاہر ہو لینے سے منع نہ کریں گے۔ (فتاوی رضویہ، ج23، ص515، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

16 محرم الحرام 1445ھ/04 اگست 2023ء



مزارعت

مزارعت فاسدہ

سوال: زید مالکِ زمین ہے لیکن اسکے پاس پیسے نہیں، بکر اسکو کاشتکاری کے پیسے دیتا ہے۔اب محنت ساری زید کی ہوگی اور پیسہ سارا بکر کا لگے گا، منافع اور نقصان کی شرح کیا ہوگی؟

User Id : Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بیج اور ہل چلانے کے آلات بکر کے ہوں اور زمین اور محنت زید کی، یہ صورت مزارعت فاسدہ کی ہے۔اس صورت میں بکر ہی پیداوار کا تنہا مالک ہوگا کہ بیج کا مالک یہی ہے لہذا زید کو اجرتِ مثل ملے گی۔

بہار شریعت میں ہے: بیل اور بیج ایک کے اور زمین اور کام دوسرے کا۔۔۔یہ ۔۔۔ناجائز و باطل ہے۔۔۔ مزارعتِ فاسدہ کے احکام یہ ہیں۔ جو کچھ اس صورت میں پیداوار ہوا اسکا مالک تنہا وہ شخص ہے جس کے بیج ہیں۔

(بہار شریعت، مزارعت کا بیان، ج3، ص292-293، مکتبۃ المدینہ) شامی میں ہے: وفی الکفایۃ: واعلم أن مسائل المزارعۃ فی الجواز والفساد مبنیۃ علی أصل وھو أنھا تنعقد إجارۃ وتتم شرکۃ، وإنما تنعقد إجارۃ علی منفعۃ الأرض أو العامل، ولا تجوز علی منفعۃ غیرھما من بقر وبذر ا۔ ترجمہ: کفایہ میں ہے کہ مزارعت کے مسائل کا جواز و فساد ایک قاعدہ پر مبنی ہے وہ یہ ہے کہ یہ منعقد بطور اجارہ ہوتی ہے اور مکمل بطور شرکت۔اجارہ زمین کی منفعت یا کام کرنے پر ہوتا ہے اسکے علاوہ بیل اور بیج پر اجارہ نہیں ہوتا۔(شامی، کتاب المزارعۃ، ج6، ص278، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

23ذی قعدۃ الحرام1444ھ/13جون2023ء



قربانی و عقیقہ

آبائی وطن جانے والے مسافر پر قربانی

سوال: جو شخص 92 کلو میٹر دور اپنے آبائی وطن عید کے دنوں میں چلا جائے تو اس پر قربانی واجب ہو گی؟

User Id : Anonymous

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

آبائی وطن کو اگر ہمیشہ کے لئے ترک کرکے دوسرا وطن اصلی بنالیا جب تو وہاں عید کے دنوں میں پندرہ دنوں سے کم کیلئے جانے سے مسافر ہو جائے گا جبکہ وہ شرعی مسافت بانوے کلو میٹر پر ہو۔اور اگر ہمیشہ کے لئے ترک نہ کیا ہو تو وہ وطن اصلی ہے اگرچہ اکیلا یا بیوی بچوں کے ساتھ رہتا کہیں اور ہو، وہاں جانے سے مقیم ہو جائے گا اگرچہ مسافت بانوے کلو میٹر ہو۔صاحبِ نصاب عید کے تین دنوں میں سے جس وقت مقیم ہو گا قربانی واجب ہے، جس وقت مسافر ہو گا واجب نہیں۔اگر مسافر تھا اور بارہ ذوالحجہ کی مغرب سے پہلے مقیم ہو گیا تو قربانی واجب ہو گئی۔اگر مقیم تھا اور قربانی نہیں کی تھی اور بارہ ذوالحجہ کی مغرب سے پہلے مسافر ہو گیا تو قربانی واجب نہیں رہی۔بہار شریعت میں ہے: اگر ابتدائے وقت میں۔۔۔وجوب کے شرائط نہیں پائے جاتے تھے اور آخر وقت میں۔۔۔شرائط پائے گئے تو اس پر واجب ہو گئی اور اگر ابتدائے وقت میں واجب تھی اور ابھی کی نہیں اور آخر میں شرائط جاتے رہے تو واجب نہ رہی۔(بہار شریعت، اضحیہ کا بیان، ج3، ص336، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

24 ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/14 جون 2023ء



فقیر گوشت کے لئے قربانی کرے

سوال: مجھے قربانی کا گوشت پسند ہے لیکن میرے اوپر قربانی واجب نہیں کیا میں جانور میں حصہ رکھوا سکتا ہوں اور نیت کیا کروں؟

User Id : Uzair Laghari

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس شخص پر قربانی واجب نہیں وہ بھی قربانی کے جانور میں نفلی قربانی کی نیت سے حصہ ڈال سکتا ہے اور نیت کسی تقرب جیسے قربانی، عقیقہ وغیرہ کی ہی کرنا ضروری ہے، صرف گوشت کے حصول کی نیت کی تو پورے جانور میں کسی کی قربانی جائز نہیں ہوگی۔ تبیین شرح کنز میں ہے: ﴿وإن كان شريك الستة ---أو مريد اللحم لم يجزعن واحد منهم﴾ ووجه الفرق أن البقرة تجوز عن سبعة بشرط قصد الكل القربة واختلاف الجهات فيها لا يضر كالقران والمتعة والأضحية لاتحاد المقصود، وهو القربة۔

ترجمہ: اگرچہ شرکا کے ساتھ ایک گوشت کے ارادہ سے شامل ہوگیا تو کسی کی قربانی نہ ہوئی۔ گائے سات افراد کی طرف سے جائز ہے جبکہ سب کی نیت قربت کی ہو اگرچہ جہات مختلف ہوں جیسے قران، تمتع، قربانی کی نیت ہو کہ سب کا مقصود ایک ہی ہے وہ ہے قربت۔ (تبیین، کتاب الاضحیہ، ج6، ص8، دار الکتب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

04 ذی الحجۃ الحرام 1444ھ / 22 جون 2023ء



دو افراد کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قربانی

سوال: دو آدمیوں نے بڑا جانور قربانی کے لئے خریدا جس میں تین تین حصے آپس میں تقسیم کر لئے اور ایک حصہ مشترکہ طور پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کر دیا کیا یہ جائز ہے؟

User Id : Sabir Qureshi

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

دو افراد نے ایک گائے میں تین تین حصے کیے اور ایک حصہ ملکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کر دیا یہ جائز ہے کہ شرع میں اس کی ممانعت نہیں۔

فتاوی فقیہ ملت میں ہے: چھ آدمیوں نے ملکر ایک بڑا جانور خریدا اور ساتواں حصہ سب ملکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی قربانی کریں تو یہ جائز ہے اس میں شرعا کوئی قباحت نہیں۔ (فتاوی فقیہ ملت، کتاب الاضحیہ، ج2، ص246، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

14 ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/04 جون 2023ء



تہائی سے زیادہ گوشت خود رکھنا

سوال: قربانی کرنے والا شخص اگر خود کے لئے زیادہ گوشت رکھے اور رشتے داروں اور غریبوں میں کم تقسیم کرے تو ایسا کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مستحب تو یہی ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کئے جائیں ایک اپنے لئے، ایک رشتہ داروں، دوستوں وغیرہ کیلئے اور ایک محتاجوں کیلئے لیکن اگر کوئی سارا خود ہی رکھ لے، یا سارا بانٹ دے یا تو یہ بھی جائز ہے۔ بلکہ اگر اس کے گھر کے افراد زیادہ ہوں انھیں حاجت ہو تو زیادہ رکھنا ہی افضل ہے۔ شامی میں ہے: والأفضل أن يتصدق بالثلث ويتخذ الثلث ضيافة لأقربائه وأصدقائه ويدخر الثلث؛ ويستحب أن يأكل منها، ولو حبس الكل لنفسه جاز ۔۔۔﴿قوله وندب تركه﴾ أي ترك التصدق المفهوم من السياق ﴿قوله لذي عيال﴾ غير موسع الحال بدائع۔ ترجمہ: افضل یہ ہے کہ تہائی صدقہ کرے، تہائی رشتہ داروں اور دوستوں کی مہمان نوازی کے لئے رکھے اور تہائی اپنے لئے رکھ لے۔ اور اسے کھانا بھی مستحب ہے۔ اور اگر سارا اپنے لئے رکھ لیا یہ بھی جائز ہے۔ جس کے گھر کے افراد زیادہ ہوں اسکے لئے تہائی صدقہ میں کمی افضل ہے سے مراد یہ ہے کہ اگر یہ تنگدست ہو۔ (فتاوی شامی، کتاب الاضحیہ، ج6، ص328، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

04 ذی الحجۃ الحرام 1444ھ / 22 جون 2023ء



اجتماعی قربانی والوں کا جبری تہائی گوشت رکھ لینا

سوال: ہماری طرف قربانی کے جانور میں تین حصے کئے جاتے ہیں ایک غریبوں کے لئے باقی دو میں سات لوگ حصہ کرتے ہیں۔ غریبوں کو تو خوب مل جاتا ہے لیکن ہمارے سفید پوش رشتہ داروں کے لئے کچھ نہیں بچتا کیا یہ جائز ہے؟

User Id : Uzair Laghari

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر انکا طریقہ کار یہ ہے کہ قربانی کا جانور تو سات بندوں کا ہی ہوتا ہے لیکن اجتماعی قربانی والے سب کے حصوں میں سے ایک تہائی بغیر اجازت شرکا خود ہی نکال کر بغیر اجازت غریبوں میں تقسیم کرتے ہیں تو یہ کارِ ثواب نہیں گناہ ہے کہ ملکِ غیر میں ناحق تصرف ہے علما تو ایک شریک کو دوسرے شریک کیلئے بغیر تقسیم گوشت معاف کرنے سے بھی منع کرتے ہیں کہ یہ تقسیمِ شرع ہے۔ درست طریقہ یہ ہے کہ پہلے تول کر گوشت کی تقسیم کاری کریں پھر حصے دار اپنی خوشی سے اگر کچھ دینا چاہیں تو وہ غریبوں میں تقسیم کر دیں۔ اور صدقہ میں رشتہ داروں کا حق باقیوں سے مقدم ہے۔ بہار شریعت میں ہے: شرکت میں گائے کی قربانی ہوئی تو ضرور ہے کہ گوشت وزن کرکے تقسیم کیا جائے اندازہ سے تقسیم نہ ہو۔۔۔ یہاں عدم جواز تقسیم شرع ہے اوران کو اس کے معاف کرنے کا حق نہیں۔ (بہار شریعت، قربانی کی بیان، ج3، ص338، مکتبۃ المدینہ) مراۃ المناجیح میں ایک حدیث پاک کے تحت ہے: اپنا مال پہلے اپنے پر، پھر اپنے بال بچوں پر، پھر غریب قرابت والوں پر، پھر دوسروں پر خرچ کرو۔ (مراۃ المناجیح، باب الصدقہ، افضل الصدقہ، ج3، ص128)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

4 ذی الحجۃ الحرام 1444ھ / 22 جون 2023ء



فوت شدہ بچے کا عقیقہ

سوال: فوت شدہ بچے کا عقیقہ کر سکتے ہیں؟

User Id : Minhaj Raza

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

موت کے بعد عقیقہ نہیں ہو سکتا کہ مقصود شکرانہ تھا جس کا محل اب باقی نہیں۔ فتاوی امجدیہ میں ہے: مردہ کا عقیقہ نہیں ہو سکتا کہ عقیقہ دم شکر ہے اور یہ شکرانہ زندہ ہی کے لئے ہو سکتا ہے۔(فتاوی امجدیہ، باب العقیقہ، جلد3ص336، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

07ذی قعدۃ المکرمۃ1444ھ/27مئی2023ء



متفرق مسائل



الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

شوہر اور بیوی کا مقام ستر کو دیکھنا

سوال: مرد اور عورت کا ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھنا کیسا ہے؟ User Id :Abdulrehman Ch

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

شرعامرد اور عورت کے لئے ایک دوسرے کے بدن کے کسی حصے کو بھی دیکھنا منع نہیں لیکن شرم گاہ کی طرف نظر کرنے سے بچنا چاہئے کہ اس سے یادداشت اور نظر کمزور ہونے کا اندیشہ ہے۔ نیز وقتِ جماع مرد کو عورت کی شرگاہ کی طرف نظر سے بچنا چاہئے کہ یہ مرد کے ،اولاد کے یا مرد کے دل کے اندھے ہونے کا سبب ہو سکتا ہے۔بہار شریعت میں ہے: [مرد کا اپنی زوجہ کو دیکھنے] کا حکم یہ ہے کہ عورت کی ایڑی سے چوٹی تک ہر عضو کی طرف نظر کر سکتا ہے شہوت اور بلاشہوت دونوں صورتوں میں دیکھ سکتا ہے،اسی طرح یہ۔۔۔ بھی اس مرد کے ہر عضو کو دیکھ سکتی ہے،ہاں بہتر یہ ہے کہ مقام مخصوص کی طرف نظر نہ کرے، کیونکہ اس سے نسیان پیدا ہوتا ہے اور نظر میں بھی ضعف پیدا ہوتا ہے۔(16/447) فتاوی رضویہ میں ہے: مگر اُس وقت رویتِ فرج سے حدیث میں ممانعت فرمائی اور فرمایا: فانہ یورث العمی۔ وہ نابینائی کا سبب ہوتا ہے۔ علماء نے فرمایا کہ محتمل ہے کہ اس کے اندھے ہونے کا سبب ہو یا وہ اولاد اندھی ہو جو اس جماع سے پیدا ہو یا معاذ اللہ دل کا اندھا ہونا کہ سب سے بدتر ہے۔(12/271)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

28جمادی الاولی 1444 ھ/22دسمبر 2022 ء



فقہی گروپ کے مختصر جوابات

نوٹ: تفصیلی فتوی کے لیے دار الافتاء اہل سنت سے رابطہ کریں۔

ہمبستری کے دوران قبلہ رو ہونا

سوال ہمبستری کے وقت منہ یا پیٹھ کا قبلہ کی طرف کرنا ناجائز ہے؟

User Id :Ghulam Farid

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شوہر اور بیوی کا دوران صحبت قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ اس طرح کرنا کہ کپڑا اوڑھے ہوں اس میں تو حرج نہیں اور اگر بالکل برہنہ ہوں تو یہ مکروہ ہے اور قبلے کو منہ یا پیٹھ ہونا دوسرا مکروہ۔ پھر بالکل برہنہ ہونے میں اگر حمل ٹھہر گیا تو اولاد کے بے حیا ہونے کا اندیشہ ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: اگر کپڑا اوڑھے ہے بدن چھپا ہوا ہے تو کچھ حرج نہیں اور اگر برہنہ ہے تو ایک تو برہنہ جماع کرنا خود مکروہ۔ حدیث میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت جماع مرد وزن کو کپڑا اوڑھ لینے کا حکم دیا اور فرمایا: ولا یتجردان تجرد العیر۔ ترجمہ: گدھے کی طرح برہنہ نہ ہو۔ دوسرا بحالت برہنگی قبلہ کو منہ یا پیٹھ کرنا دوسرا مکروہ و خلافِ ادب۔(23/349)ایک اور جگہ ہے: جانوروں کی طرح برہنہ نہ ہوں کہ بچے کے بے حیا ہونے کا اندیشہ ہے۔(24/452)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

تیمور احمد صدیقی

10 جمادی الثانی 1444ھ/1 جنوری 2023ء



الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN-O FIQH ACADEMY -FIQH ACADEMY
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

عورت کا عورت سے ویکس کروانا

سوال: کیا عورت دوسری عورت کے سامنے ضرورت کی وجہ سے برہنہ ہو کر ویکس کروا سکتی ہے؟

User Id : Muhammad Ahmad Attari Rizvi

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسلمان عورت کا دوسری مسلمان عورت سے ناف کے نیچے سے گھٹنوں سمیت پردہ ہے۔ ان کے علاوہ دیگر حصوں کو ظاہر کرنا، انکی طرف نظر کرنا اور چھونا جائز ہے جبکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ لہذا جہاں نظر کرنا اور چھونا جائز ہے وہاں ویکس کروانا بھی جائز ہے جہاں یہ جائز نہیں وہ بھی جائز نہیں۔

بہار شریعت میں ہے: عورت کا عورت کو دیکھنا اس کا وہی حکم ہے جو مرد کو مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے یعنی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک نہیں دیکھ سکتی، باقی اعضا کی طرف نظر کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ (بہار شریعت، دیکھنے اور چھونے کا بیان، ج3، ص446، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبــــــــــــــــــــہ
تیمور احمد صدیقی
24 ذی قعدۃ الحرام 1444ھ / 14 جون 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No: +923471992267

بہو کے زیور لیکر بیچ دیے

سوال: ساس نے بہو کو شادی پر ڈیڑھ تولے سونا دیا تھا جو ڈھائی سال بعد واپس لیا کہ تم گم کردو گی، پھر مانگنے پر صرف بالیاں دے دیں۔ پھر بیٹے کو حکم دیا کہ سونا بیچ دو چھوٹے بیٹا باہر جاکر تمھیں پیسے دے دے گا۔ اب اسکے بعد کہا کہ بالیاں بھی بیچ دو انکی مختلف قیمت لگ رہی تھی 38000 کی بیچی گئیں جس میں سے بیوی نے شوہر سے چھ ہزار لے لئے تو کیا اسکو یہ لینا جائز ہے؟

User Id : Anonymous participant

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر یہ زیور بہو کی ملکیت تھا جس کی صراحت تھی یا خاندان کا رسم ورواج یہی ہے پھر تو اس سے ناحق زیور لینا جائز نہیں اور بہو کو نہ دینے کا مکمل اختیار تھا اور اجازت سے بیچا تو یہ ساری رقم بیوی کو ہی دینا ہوگی۔ لیکن اگر خاندانی زیور ہے کہ بہو کو پہننے کے لئے دیتے ہیں اسکی ملکیت نہیں کرتے تو بہو کا ان پر کوئی مالکانہ حق نہیں اور اسکے لئے یہ چھ ہزار بغیر اجازتِ مالک زبردستی رکھنا جائز نہیں۔ فتاوی رضویہ میں ہے: دلہن کا گہنا جوڑا جو بری میں دیا جاتا ہے اگر نصاً یا عرفاً اس میں بھی تملیک مقصود ہوتی ہے جیسے شکر، میوہ، عطر، پھل وغیرہ، مطلقاً ہوتی ہے تو وہ بھی قبضہ منکوحہ ملک منکوحہ ہوگا ہمارے یہاں شرفا کا عرف ظاہر یہی ہے ولہذا بعد رخصت اس کے واپس لینے کو سخت معیوب وموجب مطعونی جانتے ہیں۔۔۔ وہ زیور وغیرہ کہ والدینِ زوج اپنی بہو کے پہننے برتنے کو دیتے ہیں جس میں نصاً یا عرفاً کسی طرح مالک کردینا مقصود نہیں ہوتا وہ بدستور ملک والدین پر ہے بہو کا اس میں کچھ حق نہیں۔ (فتاوی رضویہ، جہیز کا بیان، ج12، ص208-210، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

22 ذی قعدۃ الحرام 1444ھ/12 جون 2023ء



سود خور کے گھر کھانا پینا

سوال: ایک آدمی سود کا لین دین بھی کرتا ہے اور تجارت بھی کرتا ہے تو اس کے گھر کا کھانا پینا حرام ہے یا حلال؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جو شخص سود کا لین دین کرتا ہو اس سے تعلقات نہیں رکھنے چاہئیں خصوصا معظم دینی کو کہ اسکو احساس ہو۔ بہر حال اسکے گھر کی دعوت حلال ہے کہ جب تک متعین طور پر کسی چیز کا حرام ہونا معلوم نہ ہو اسے حرام نہیں کہا جاسکتا۔ہاں اگر وہ متعین طور پر کھانے والے کو بتادے کہ یہ چیز حرام کے ذریعے حاصل کی گئی ہے جیسے قرض کی وجہ سے کوئی تحفہ ملنا یا رشوت ملنا تو اب اس شئی کا کھانا حرام ہے۔

فتاوی امجدیہ میں سود خور کے گھر دعوت کھانے کے بارے میں ہے: اگر وہ شئ جو کھانے کے لئے لائی گئی معلوم ہے کہ یہ حرام ہے تو اسکا کھانا حرام، ورنہ حرام نہیں، امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں به ناخذ مالم نعرف شیئا حراما بعینه وهو قول ابی حنیفة۔ مگر سود خور اس کے یہاں کھانے سے اجتناب چاہیئے۔(فتاوی امجدیہ، ج3، ص24، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

تیمور احمد صدیقی

04 محرم الحرام 1444ھ/23 جولائی 2023ء



وراثت

غیر وراثتی مکان میں بھی وراثت ہوگی

سوال: حضور ایک گھر والدین نے ملکر بنایا تھا اور ایک دس مرلہ کا پلاٹ والدہ صاحبہ نے خریدا تھا یہ دونوں وراثتی نہیں تھے۔ کیا ان میں بھی بہنوں کا حق ہے تو تقسیم کاری کیسے ہوگی؟ کیا حق دینے کے لئے جائیداد کا وراثتی ہونا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کسی شخص کی وراثت جاری ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اسے بھی وہ مال وراثت میں ملا ہو بلکہ اسکی موت کے وقت جو کچھ اسکی ملکیت میں ہو (چاہے اس نے زندگی میں خریدا تھا، تحفہ میں ملا تھا، وراثت میں ملا تھا) وہ تمام شریعت کے مقرر اصولوں کے مطابق ورثا میں تقسیم ہوگا۔ والدین میں سے جسکا بھی انتقال ہوا اسکے مال میں بیٹیوں کا بھی حق ہے چاہے شادی شدہ ہی کیوں نہ ہوں۔ اگر بیٹا بیٹی دونوں موجود ہوں تو بیٹیوں کو بیٹوں سے نصف ملتا ہے۔ اگر بیٹا نہ ہو صرف ایک ہی بیٹی ہو تو اسکا حصہ نصف ہوتا ہے، زائد بیٹیوں کی صورت میں تو دو تہائی۔ قران پاک میں ہے: یُوْصِیْكُمُ اللّٰهُ فِیْۤ اَوْلَادِكُمْۗ-لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِۚ-فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَۚ-وَ اِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُؕ ترجمہ: اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی تو اس کا آدھا۔

(القران، النساء، ایت: 11)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

تیمور احمد صدیقی

14 محرم الحرام 1445ھ /02 اگست 2023ء

